ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اوراد رحمانی
و
اذکار سبحانی

مؤلفہ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۸۰-۱۳۶۲ھ | ۱۸۶۳-۱۹۴۳ء

شعبہ نشر و اشاعت

مرکز معارف حکیم الامت (بقیۃ اشرفی)

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون (شاملی) یوپی

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اوراد رحمانی
و
اذکار سبحانی

مؤلفہ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۲۸۰-۱۳۶۲ھ | ۱۸۶۳-۱۹۴۳ء

شعبۂ نشر و اشاعت
مرکز معارف حکیم الامت (بیت اشرف)
خانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون، ضلع شاملی، یوپی

تفصیلات

نام کتاب — اورادِ رحمانی و اذکارِ سبحانی

مؤلفہ — حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

سنِ اشاعت — ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۰۲۴ء

ناشر — مرکز معارف حکیم الامت (بیت الاشرف) تھانہ بھون شاملی

زیرِ اہتمام — مولانا اشرف علی تھانوی فاؤنڈیشن

رابطہ — سید حذیفہ نجم تھانوی

9568780000 - 9675780000

ملنے کے پتے

❖ ادارۂ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون شاملی 9927031090

❖ کتب خانہ امداد الغرباء محلہ مفتی سہارنپور 9927164925

❖ مکتبہ مدنیہ دیوبند 9897915323

HAKEEMUL UMMAT ACADEMY

Khanqah Ashrafiya Thana Bhawan 247777

Distt. Shamli, U.P.

email: hakeemulummatacademy@gmail.com

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر

ابتدائیہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاإِلٰهَ إِلَّااللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلىٰ رَسُوْلِهِ الْأَطْهَرِ الْأَعْطَرِ وَعَلىٰ أَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ كُلُّهُمْ أَزْهَرُ وَأَنْوَرُ. أَمَّا بَعْدُ!

یہ ایک رسالہ ہے فضائلِ تسبیح وتحمید وتکبیر میں، جس کو کئی ماہ ہوئے شروع کیا تھا؛ مگر درمیان میں کچھ عوائق سفر وغیرہ کے ایسے پیش آئے جس سے اِس کا سلسلہ منقطع ہوگیا تھا، اب بنامِ خدا پھر لکھنے بیٹھا ہوں، یا الٰہی! اپنے فضل سے اِس کو بخیر وخوبی انجام کو پہونچائیو اور مسلمان بھائیوں کے حق میں اِس کو نافع بنائیو! اور میرے لیے اِس کو ذخیرۂ نجات فرمائیو۔

بناء اِس کے آغاز کی ایک نکتہ تھا، جس کو مشفق ومکرم حکیم عبدالرحمٰن صاحب مظفرنگری نے برسبیل تذکرہ بیان کیا تھا، خلاصہ اُس کا یہ تھا کہ تسبیح وتحمید وتکبیر کا ایک مشہور طریقہ جو ہے کہ ان کلمات کو تینتیس تینتیس بار پڑھتے ہیں، اُس کی کیا وجہ ہے؟ پھر حکیم صاحب ہی نے اپنی طبیعتِ خداداد سے یہ نکتہ بیان کیا کہ اسمائے حسنیٰ الٰہیہ حسبِ حدیث مشہور ننانوے ہیں، اِس عدد کی رعایت میں شاید اشارہ اِس طرف ہو کہ ان تین کلموں میں سب معانی اسمائے حسنیٰ کے اجمالاً آجاتے ہوں؛ اِس لیے دونوں کے اعداد مساوی کردیے گئے ہوں۔ اور یہ سب جانتے ہیں کہ نکتوں کی مناسبت محض مظنون ہوتی ہے، اگر کوئی صریح دلیل اُس کے مخالف نہ ہو تو اُس کے مان لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہوتا، اِس بنا پر مَیں نے جو اِس میں غور کیا تو کلماتِ ثلاثہ کے معانی کا خلاصہ، تنزیہ یعنی صفاتِ نقص کی نفی کرنا اور تحمید یعنی صفاتِ کمال کا اثبات کرنا اور تکبیر یعنی صفاتِ جلال کا حکم کرنا معلوم ہوا اور یہی حاصل ہے اسمائے الٰہیہ کا؛ اِس لیے اس نکتہ کو تسلیم کرلیا گیا۔

پھر حکیم صاحب نے استدعا کی کہ اگر ان کلمات کے کچھ مختصر فضائل قلم بند کردیے جاویں تو لوگوں کو دو فائدے ہوں، شائقین کو تو یہ نفع ہو کہ اِن مختصر کلمات کے پڑھنے سے گویا تمام اسماء وصفاتِ الٰہیہ کے برکات وانوار ومنافع جن کی تحصیل کے لیے بڑی بڑی مشقتیں اُٹھاتے ہیں حاصل ہوجاویں گی اور غافلین کو یہ فائدہ ہو کہ ان کلمات کی قدر ومنزلت وشرف ومرتبت ووقعت جس قدر ہونا چاہیے اُن کی نظر میں اب تک نہیں ہے، اِس وجہ سے نئے نئے اَوراد کا اہتمام ہوتا ہے اور ان کلماتِ طیبات کی نسبت بعضے بے ساختہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ یہاں سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھنے سے کیا ہوتا ہے-نعوذ باللہ منہ-، ان کی نظر کی غلطی ان کے فضائل معلوم کرلینے سے رفع ہوجاوے گی اور وہ لوگ بھی اِن کے انوار واسرار سے مستفید ہوں گے۔ میرے خیال میں بھی یہ دونوں فائدے ضروری معلوم ہوئے؛ اِس لیے کتبِ احادیث میں اِن کلمات کی نسبت جو کچھ وارد ہوا ہے اُس کو مختصر مختصر لکھا جاتا ہے؛ چوں کہ احادیث میں ان کے پڑھنے کے مختلف طریقے آئے ہیں؛ تاکہ امت کو سہولت ہو اور جس قدر جس شخص کو فرصت ووسعت ہو جس طریق کو چاہے اختیار کرلے؛ اِس لیے ترتیبِ مضامین یوں رکھی گئی ہے کہ: اوّل ان طریقوں کو بیان کیا گیا ہے پھر ان کے فضائلِ خاصّہ یا عامّہ لکھے گئے اور یہی دو مضمون اصل مقصودِ کتاب ہیں، جن کو دو شعبوں میں لکھا جاوے گا اور تکمیل مقصود کے لیے قبلِ مقصود ایک مقدمہ ہے، جس میں دو جز ہیں، جزوِ اوّل میں توضیحِ نکتہ مذکور کی ہے، جو اَساس تالیف رسالہ کا ہے اور اُسی کے ضمن میں تعلق وارتباط اسمائے الٰہیہ وکلماتِ موصوفہ کا بھی مذکور ہے۔ دوسرے جزو میں فضائل اجمالی ان کلمات کے قرآنِ مجید سے مستنبط کیے گئے ہیں اور بعد میں مقصود ایک خاتمہ ہے، جس میں دو حصے ہیں، حصّہ اوّل میں ان کلمات کے بعض مواقع استعمال علاوہ طرق مذکورہ کے احادیث سے لکھے گئے ہیں، دوسرے حصے میں مختصر آداب ذکر کرکے، جن کی رعایت موجبِ ازدیادِ انوار وبرکات ومعین قبولیت ہے، مذکور ہیں۔

حضرات ناظرین سے عرض ہے کہ طرقِ مذکورہ میں سے جو طریقہ سہل وآسان معلوم ہو اُس طریق سے ضرور ان کلمات کا وِرد رکھیں گے اور اُن کے برکات وفوائد سے متمتع ہوں گے؛ کیوں کہ ایسی مشقت قلیل کے ساتھ اِس قدر اجرِ کثیر ملتے ہوئے کو چھوڑ دینا بڑی بے پروائی و بے قدری کی دلیل ہوگی اور یہ بھی اُمید ہے کہ اِس رسالہ سے نفع حاصل کر کے اس کاتب الحروف کو اور نیز حکیم صاحب کو، جو باعث اِس کتاب کے ہوئے دعائے خیر سے گاہ گاہ یادفرمالیا کریں گے۔واللہ ولي الإعانة والهداية

❑❖❑

جزوِ اوّل مقدمہ کا نکتۂ مذکورہ کی توضیح میں

جاننا چاہیے کہ یوں تو اسمائے الٰہیہ غیر متناہی ہیں؛ مگر اسمائے جامعہ جن میں تمام اسماء کے معانی مندرج ہیں اور جن کے یاد رکھنے پر بشارت دخولِ جنت کی حدیثِ صحیح میں وارد ہوئی ہے ننانوے ہیں، جن میں بعض اسماء تنزیہ پر دلالت کرتے ہیں، یعنی اس مضمون پر کہ اللہ تعالیٰ سب عیوب سے پاک ہیں، جیسے قدوس جس کے معنیٰ ہیں سب عیبوں سے پاک اور سلام جس کے معنیٰ ہیں سب عیبوں سے سالم، ایسے اسماء کو اسمائے تنزیہی کہتے ہیں۔ اور بعض اسماء وجود صفاتِ کمال پر دلالت کرتے ہیں، ان کو اسمائے ایجابیہ کہتے ہیں، پھر وہ دو قسم ہیں، ایک: وہ جو صفات رحمت ولطف پر دلالت کرتے ہیں، جیسے: رحمان، رحیم، ان کو اسمائے جمالیہ کہتے ہیں۔ دوسرے وہ جو صفات عظمت وعلو پر دلالت کرتے ہیں، جیسے: قہار، کبیر، عظیم، ان کو اسمائے جلالیہ کہتے ہیں، اِس تقریر پر کل اسماء کی تین قسمیں ہوئیں: تنزیہی، جمالی، جلالی۔

اب سمجھو کہ سبحان اللہ کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب عیوب سے منزہ و پاک ہیں، تو اس میں اشارہ ہوا تمام اسمائے تنزیہیہ کی طرف۔ اور الحمدللہ کے معنیٰ ہیں جمیع صفاتِ کمال اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہیں، یہ اشارہ ہوگیا، تمام اسماء ایجابیہ کی طرف خواہ جمالی ہوں یا جلالی۔ اور اللہ اکبر کے معنیٰ ہیں کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑے ہیں، اِس میں اشارہ ہوگیا تمام اسمائے جلالیہ کی طرف اور ہر چند کہ الحمدللہ میں کل اسمائے ایجابیہ کی طرف اشارہ تھا؛ مگر چوں کہ اللہ اکبر میں صرف اسمائے جلالیہ کی طرف اشارہ ہے اور الحمدللہ اس کا قرین ہے، تو بقاعدۂ تقابل جو کہ محاوراتِ فصیحیہ میں جابجا اعتبار کیا جاتا ہے، الحمدللہ میں صرف اسمائے جمالیہ کی طرف اشارہ کہنا مناسب ہوگا، پس اس اعتبار سے اسمائے تنزیہیہ بتمامہا گویا سبحان اللہ سے متعلق ہوگئے اور اسمائے جمالیہ الحمدللہ سے اور اسمائے جلالیہ اللہ اکبر سے تو

جس شخص نے سبحان اللہ کہا گویا تمام اسمائے تنزیہیہ کا اقرار اور ذکر کر لیا اور جس نے الحمدللہ کہا گویا تمام اسمائے جمالیہ کو پڑھ گیا اور جس نے اللہ اکبر کہا گویا تمام اسمائے جلالیہ کو کہہ گیا۔ ہاں اجمال و تفصیل کا فرق ضرور رہے گا، یعنی ان اسماء کو اگر جدا جدا پڑھے تو یہ ذکر مفصل ہے، ان کلمات میں ان ہی کا ذکر مجمل ہے؛ مگر بعض روایات میں غور کرنے سے وسعت ورحمت الٰہیہ اُمید دلاتی ہے کہ اجمال کو بھی تفصیل ہی میں شمار فرمالیا جاتا ہے؛ چناں چہ ابنِ حبان اور حاکم کی حدیث میں ہے کہ کسی شخص نے نماز میں یہ کلمات کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى اور حضور سرورِ عالم ﷺ نے خبر دی کہ دس فرشتے اس کو لکھنے دوڑے، سب چاہتے تھے کہ ہم لکھیں؛ مگر یہ کسی کی سمجھ میں نہ آیا کہ کس طرح لکھیں، آخر جنابِ باری تعالیٰ میں رجوع کیا، ارشاد ہوا کہ تم صرف یہ الفاظ لکھ لو، جو میرے بندہ نے کہے ہیں۔

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس شخص نے جو كَمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى کہا اور ظاہر ہے کہ حب ورضا صفاتِ الٰہیہ سے ہیں اور صفاتِ الٰہیہ غیر متناہی ہیں، تو گویا اُس شخص نے یہ کلمات بُعد وغیر متناہی کہے، تو ملائکہ نے اس کو بجائے عدد غیر متناہی کے قرار دے کر اس کا لکھنا چاہا؛ چوں کہ غیر متناہی کا ضبط محال ہے؛ اِس لیے لکھنے سے عاجز اور حیران ہوئے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ بعد وغیر متناہی اجمال بجائے تفصیل کے اجر وثواب میں قرار دیا گیا ہے؛ ورنہ محض الفاظ لکھنا تو کچھ بھی دشوار نہیں تھا، پھر تحیّر کی کیا وجہ؟ اِس سے زیادہ صریح دلیل دعویٰ مذکورہ کی یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اس صیغہ سے تسبیح فرمائی ہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ اگر خَلْقِهٖ کہنا بجائے عدد مفصل کے نہیں تو اس لفظ کے بڑھانے کا کوئی نفع نہیں ہوسکتا، پس معلوم ہوا کہ عَدَدَ خَلْقِهٖ کہنا ایسا ہی ہے جیسا بقدرِ شمار تمام مخلوق کے سبحان اللہ مکرر کہہ دیا، اِس سے ثابت ہوا کہ بعض اعتبار خاص سے مثلاً ثواب ہی میں اجمال وتفصیل ضرور متقارب ہیں، گو دوسرے انوار واسرار میں تفاوت ہو، پس اللہ سے اُمید قوی ہے کہ

جس شخص نے ایک بار سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر کہہ لیا، اُس نے گویا تمام اسمائے الٰہیہ پڑھ لیے اور جس قدر ان کلمات کا زیادہ تکرار ہوگا، اُتنی ہی بار گویا اسمائے الٰہیہ کا تکرار ہوجاوے گا، تو اب ملاحظہ فرمائیے کہ اتنی تھوڑی محنت میں اِس قدر بڑی دولت ملنا کیا تھوڑی بات ہے؟

اب سمجھنا چاہیے کہ ہر چند کہ بمقتضائے تقریر مذکور ان کلمات کا ایک ایک بار کہہ لینا بھی بجائے نودونہ (۹۹) نام پڑھ لینے کے ہے، خود ان کلمات کو ننانوے کرنے کی ضرورت نہیں؛ مگر اجمال وتفصیل میں بعض انوار واسرار کے اعتبار سے تفاوت ضرور ہوتا ہے؛ اِس لیے اگر ان کلمات کا عدد بھی ننانوے کرلیا جاوے تو اِس تفاوت کا تدارک مع شئ زائد ہوجاوے۔ وجہ زائد ہونے کی تقریر مذکور سے ظاہر ہے کہ جب ان مجموعہ کلماتِ ثلاثہ کا ایک ایک بار کہنا بجائے ننانوے کے ہے جیسا مذکور ہوا تو جب ننانوے بار کہا تو بجائے اس کے ہے کہ گویا نودونہ نام تینتیس بار کہہ گیا اور ظاہر ہے کہ ایک اور تینتیس میں بتیس کا فرق ہے، اِس حساب سے یہ زیادتی بتیس گونہ ہوئی، یعنی جو اجر نودونہ نام کو ایک بار پڑھنے سے ملتا، اِن کلماتِ ثلاثہ کو تینتیس تینتیس بار پڑھنے سے اُس سے بتیس حصّے زیادہ ثواب ملنے کی توقع ہوسکتی ہے وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔

اور علاوہ تضاعف مذکور کے یہ سہولت بھی ہے کہ نودونہ (۹۹) نام ہر ایک کو یاد نہیں ہوتے اور یہ کلمات چوں کہ کل تین ہی ہیں، ہر شخص کو یاد ہوسکتے ہیں۔ سبحان اللہ کیا رحمت ہے، عمل کتنا قلیل، سہولت کس درجہ اور اجر کس قدر کثیر۔

اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو تعلق درمیان اسمائے الٰہیہ اور کلماتِ موصوفہ کے اجمالاً مذکور ہوچکا ہے اُس کی تفصیل بتلانے کے لیے اسمائے الٰہیہ کو بتمامہا مع ترجمہ لکھ دیا جاوے اور ہر نام کا تعلق جس کلمہ سے مظنون ہے اُس کو جُدا جُدا دکھلا دیا جاوے۔ ہر چند کہ اس بناء پر مناسب یہ تھا کہ اوّل ایک کلمہ کے متعلق اسماء کو جمع کیا جاتا، پھر دوسرے کلمہ سے

جواسماء تعلق رکھتے ہیں اُن کو پھر تیسرے کلمہ کے تعلق والے اسماء کو؛ مگر اس میں ترتیب اسماء کی فوت ہوجاتی ہے؛ اِس لیے سبحان اللہ کو عددِ اوّل اور الحمدللہ کو عددِ ثانی اور اللہ اکبر کو عددِ ثالث قرار دے کر جس اسم کا تعلق جس کلمہ سے تھا اُس اسم کے نیچے اسی عدد کا ہندسہ یعنی: ۱، یا ۲، یا ۳ بنادیا، جس سے تعیین تعلق کی بھی ہوگئی اور ترتیب اسماء کی بھی محفوظ رہی؛ تاکہ اگر کوئی شخص اسمائے شریفہ کی تلاوت کرنے لگے، تو بے ترتیب تلاوت نہ ہو۔

اسمائے الٰہیہ حسبِ روایت ترمذیؒ وابنِ ماجہؒ وحاکمؒ وابن حبّانؒ

هُوَ اللهُ وہ اللہ	اَلَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ ایسا ہے کہ کوئی معبود حق نہیں سوا اُس کے بڑا مہربان	الرَّحِيْمُ نہایت رحم والا	اَلْمَلِكُ بادشاہ
اَلْقُدُّوْسُ سب عیبوں سے پاک	اَلسَّلَامُ ہر آفت سے سالم	اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا	اَلْمُهَيْمِنُ حفاظت کرنے والا
اَلْعَزِيْزُ غلبہ والا	اَلْجَبَّارُ درستی کرنے والا یا حتمی حکم کرنے والا	اَلْمُتَكَبِّرُ بڑائی والا	اَلْخَالِقُ پیدا کرنے والا
اَلْبَارِئُ ٹھیک بنانے والا	اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانے والا	اَلْغَفَّارُ بڑے گناہ بخشنے والا	اَلْقَهَّارُ غالب مخلوقات پر
اَلْوَهَّابُ بلاعوض دینے والا	اَلرَّزَّاقُ رزق دینے والا	اَلْفَتَّاحُ کھولنے والا یعنی دروازے رحمت اور علم کے	اَلْحَلِيْمُ بہت حلم والا
اَلْقَابِضُ سمیٹنے والا	اَلْبَاسِطُ پھیلانے والا	اَلْخَافِضُ پست کرنے والا	اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا

اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا	اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا	اَلسَّمِیْعُ بہت سننے والا	اَلْبَصِیْرُ بہت دیکھنے والا
اَلْحَکَمُ فیصلہ کرنے والا	اَلْعَدْلُ بہت انصاف والا	اَللَّطِیْفُ پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا مہربان	اَلْخَبِیْرُ خبر رکھنے والا
اَلْحَلِیْمُ بُردبار	اَلْعَظِیْمُ بہت بڑی شان والا	اَلْغَفُوْرُ بہت گناہ بخشنے والا	اَلشَّکُوْرُ قدردان
اَلْعَلِیُّ سب سے برتر	اَلْکَبِیْرُ سب سے بڑا	اَلْحَفِیْظُ بہت حفاظت کرنے والا	اَلْمُقِیْتُ قوت والا یا روزی پہنچانے والا
اَلْحَسِیْبُ کافی یا حساب لینے والا	اَلْجَلِیْلُ بزرگی والا	اَلْکَرِیْمُ کرم والا	اَلرَّقِیْبُ نگہبان
اَلْمُجِیْبُ دعا قبول کرنے والا	اَلْوَاسِعُ گنجائش والا	اَلْحَکِیْمُ حکمت والا	اَلْوَدُوْدُ محبت والا
اَلْمَجِیْدُ بزرگی والا	اَلْبَاعِثُ پیغمبر بھیجنے والا یا مُردے کو زندہ کرنے والا	اَلشَّهِیْدُ حاضر	اَلْحَقُّ سچا
اَلْوَکِیْلُ کارساز	اَلْقَوِیُّ زورآور	اَلْمَتِیْنُ مضبوط	اَلْوَلِیُّ مددکرنے والا یا تصرف والا
اَلْحَمِیْدُ تعریف والا	اَلْمُحْصِیْ احاطہ کرنے والا	اَلْمُبْدِئُ ابتداءً پیدا کرنے والا	اَلْمُعِیْدُ دوبارہ پیدا کرنے والا

اَلْمُحْيِيْ زندہ کرنے والا	اَلْمُمِيْتُ موت دینے والا	اَلْحَيُّ زندہ	اَلْقَيُّوْمُ قائم رکھنے والا یا قائم رہنے والا
اَلْوَاجِدُ تونگری والا	اَلْمَاجِدُ بزرگی والا	اَلْوَاحِدُ یکتا صفات والا	اَلْأَحَدُ یگانہ ذات والا
اَلصَّمَدُ سب کا مقصود	اَلْقَادِرُ قدرت والا	اَلْمُقْتَدِرُ قدرت کا ظاہر کرنے والا	اَلْمُقَدِّمُ بڑھانے والا
اَلْمُؤَخِّرُ ہٹانے والا	اَلْأَوَّلُ سب سے پہلا	اَلْاٰخِرُ سب سے پچھلا	اَلظَّاهِرُ کھلا ہوا اپنی صفات سے
اَلْبَاطِنُ چھپا ہوا اپنی ذات سے	اَلْوَالِيْ مالک	اَلْمُتَعَالِيْ بہت برتر	اَلْبَرُّ محسن
اَلتَّوَّابُ رحمت سے متوجہ ہونے والا	اَلْمُنْتَقِمُ بدلہ لینے والا	اَلْعَفُوُّ بہت معاف کرنے والا	اَلرَّءُوْفُ بہت مہربان
مَالِكُ الْمُلْكِ مالک بادشاہی کا	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ جلال واکرام والا	اَلْمُقْسِطُ انصاف کرنے والا	اَلْجَامِعُ اکٹھا کرنے والا
اَلْغَنِيُّ خود غنی	اَلْمُغْنِيْ دوسروں کو غنی کرنے والا	اَلْمَانِعُ نہ دینے والا کسی مصلحت سے	الضَّارُّ ضرر پیدا کرنے والا
النَّافِعُ نفع دینے والا	النُّوْرُ ظہور والا	الْهَادِيْ ہدایت کرنے والا	الْبَدِيْعُ ایجاد کرنے والا بے مثل کے
الْبَاقِيْ سب سے پیچھے رہنے والا	الْوَارِثُ سب کا وارث	الرَّشِيْدُ مصلحت پیدا کرنے والا	الصَّبُوْرُ تحمل والا

اِس فہرست سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ من جملہ ننانوے (۹۹) اسمائے الٰہیہ کے پانچ اسم تنزیہی ہیں، پس دو سبحان اللہ سے متعلق ہوئے اور اڑسٹھ جمالی، صرف وہ الحمد للہ سے متعلق ہوئے اور اکیس جلالی، صرف وہ اللہ اکبر کے متعلق ٹھہرے اور پانچ مشترک[1] بین الجلال والجمال، وہ الحمد للہ اور اللہ اکبر دونوں کے متعلق ہوئے۔

نکتہ: اسمائے تنزیہی کے پانچ ہونے میں یہ نکتہ ہوسکتا ہے کہ تنزیہ کے معنیٰ ہیں نقائص کی نفی کرنا اور نقائص پانچ قسم کے ہوتے ہیں:

(۱) ایک: یہ کہ اُس ناقص میں بالفعل کوئی عیب ہو۔

(۲) دوسرے: یہ کہ بالفعل گو کوئی عیب نہ ہو، سب کمال ہی کمال ہو؛ مگر یہ اُس کمال میں کسی غیر کا محتاج ہو۔

(۳) سوم: یہ کہ احتیاج سے بھی قطع نظر ہو؛ مگر اُس کمال میں دوسرے سے گھٹا ہوا ہو۔

(۴) چہارم: یہ کہ خواہ کسی سے واقع میں بالفعل گھٹا ہوا نہ ہو؛ مگر بوجہ احتمال اس امر کے کہ شاید کوئی مجھ سے بڑھا ہوا موجود ہو یا آئندہ بڑھ جاوے، دعویٰ فوقیت کا نہ کرسکتا ہو؛ بلکہ اپنے کو گھٹا ہوا ظاہر کرنا پڑتا ہو۔

(۵) پنجم: یہ کہ ان سب اُمور سے قطع نظر کی جاوے؛ مگر اُس کمال کا اِس میں بقا نہ ہو، پس اسم ''قدوس'' نے قسم اوّل کی نفی کردی اور ''غنی'' نے قسم دوم کی اور ''علی'' نے قسم سوم کی اور ''متعالی'' نے قسم چہارم کی اور ''سلام'' نے قسم پنجم کی اور اسمائے جمالیہ کا اسمائے جلالیہ سے تقریباً سہ چند ہونا اشارہ ہے طرف مضمون ''سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ عَلٰى غَضَبِيْ'' کے۔

(۱) اسم اللہ کے اشتراک کی وجہ تو یہ ہے کہ اس کے معنیٰ میں مفہوم اجتماع جمیع صفات کا معتبر ہے اور جبار اور حسیب اور ولی کا اشتراک بوجہ اختلاف تفسیر کے ہے؛ چناں چہ ترجمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے اور مالک الملک الخ کا اشتراک اس لیے ہے کہ یہ مجموعہ ہے دو اسم کا، جن میں ایک جلالی ہے اور دوسرا جمالی ہے فافہم ۱۲ منہ

یعنی اللہ تعالیٰ کا ارشاد حدیثِ قدسی میں ہے کہ میری رحمت بڑھی ہوئی ہے میرے غضب پر، حتیٰ کہ جو نام لطف ورحمت پر دلالت کرتے ہیں وہ عدد میں بھی زیادہ ہیں اُن ناموں سے جو ہیبت وعظمت پر دلالت کرتے ہیں۔ باقی سہ چند ہونے کی تخصیص، وجہ اُس کی یہ ہوسکتی اُس عالم میں ہونا، اِس عالم میں آنا، اس عالم سے جانا اور رحمت تینوں موقعوں پر ہوتی ہے اور قہر صرف تیسری حالت میں ان لوگوں کی شرارت وفساد پر تو سہ چند ہونا عدد کا اشارہ اس نکتہ کی طرف ہوسکتا ہے اور سہ چند سے پانچ زائد ہونا اشارہ ہوسکتا ہے رحمت کی پانچ قسموں کی طرف، جو اصل اقسام ہیں اور باقی انھیں کی فروع۔

(۱) قسم اوّل متعلق ہونا ارادۂ الٰہی کا وجود مخلوق کے ساتھ۔

(۲) قسم دوم وجود عطا فرمانا۔

(۳) قسم سوم اس وجود کا باقی رکھنا۔

(۴) قسم چہارم آخرت میں دوبارہ وجود عطا فرمانا۔

(۵) قسم پنجم پھر اس وجود کا باقی رکھنا اور بعض اسماء کے مشترک ہونے میں یہ نکتہ نکل سکتا ہے کہ اس میں گویا اشارہ ہے کہ اگر کبھی ہمارا غضب اور قہر بھی ظاہر ہوتا ہے تو وہ بھی رحمت ولطف سے ملا ہوا ہوتا ہے، قہرِ محض نہیں ہوتا اور واقع میں بھی اِسی طرح ہے؛ کیوں کہ قہر کے لیے آخر وجود کی تو ضرورت یقینی ہے اور وجود باعتبار اپنی ذات وحقیقت کے رحمت ہی ہے، گو کسی عارض سے مقترن بالقہر ہوجاوے۔

رہا ان اسماء کا پانچ ہی ہونا۔ ممکن ہے کہ اِس طرف اشارہ ہو کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اُن کا فعل موجب ہمارے لطف کا ہے اور اُن کا ترک موجب ہمارے قہر کا، یعنی وہ چیزیں جو دو دو پہلو رکھتی ہیں ایک لطف کا مرتبہ فعل میں، دوسرا قہر کا مرتبہ ترک میں اور وہ ارکان پنج گانہ اسلام کے ہیں؛ اِس لیے پانچ اسموں کو بھی دونوں پہلو یعنی لطف وقہر میں مشترک رکھا۔ واللہ تعالیٰ أعلم بأسرار أسمائه الحسنیٰ وأنوار صفاته العلیٰ

فائدہ غریبہ(۱)

صحیحین ودیگر سنن میں اِن اسمائے لطیفہ شریفہ مقدسہ مطہرہ کے باب میں وارد ہے: ‘‘مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ’’ یعنی جس نے اِن کو جمع کرلیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور علمائے حدیث نے احصاء اور جمع کی مراد میں کلام کیا ہے کہ کیا مطلب ہے؟ بعض نے کہا ہے کہ جمع کرلیا اپنے اعتقاد میں، یعنی سب پر ایمان لایا اور بعض نے کہا ہے کہ جمع کیا حافظہ میں، یعنی ازبر یاد کرلیا اور بعض نے کہا ہے کہ جمع کیا عمل میں، یعنی اُن اسماء کے مقتضیٰ کے موافق عمل کیا اور ان صفات کے ساتھ تخلق(۲) اختیار کیا؛ کیوں کہ حدیث میں سب معانی کا احتمال ہے؛ اِس لیے مومن راغب فی الخیر کو لازم ہے کہ تینوں دولتیں حاصل کرے، یعنی اُن سب پر ایمان لاوے۔ اور الحمدللہ تعالیٰ کہ یہ دولت سب کو حاصل ہے اور ان کو ازبر بھی کرلے اور یہ بھی چنداں دشوار نہیں اور اُن کے مقتضیٰ کے موافق اپنے اخلاق بھی درست کرے، اس میں کسی قدر توجہ اور کوشش درکار ہے؛ کیوں کہ ہر اسم سے جداگانہ تخلق ہے؛ اِس لیے ہم اُن اخلاق کو گنے دیتے ہیں اور اُن پر ہندسہ لگائے دیتے ہیں، جو ہندسہ اخلاق کا اسمائے موصوفہ کے بالائی ہندسہ سے ملتا ہے سمجھ لو کہ یہ خُلق اس اسم سے ماخوذ ہے: (۱) بجز ذات پاک کے (۲) کسی کی طرف التفات نہ کرے (۳) بندگانِ خدا پر رحم کرے (۴) اپنے نفس پر حکومت رکھے (۵) ماسوا سے پاک ہوجاوے (۶) گناہ اور اخلاقِ ذمیمہ سے پاک رہے (۷) لوگوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے امن میں رکھے (۸) اپنے

---

(۱) غریبہ ایک لفظ مشترک ہے، اس کے دو معنیٰ ہیں: عجیب اور اجنبی۔ اِس لفظ کو اختیار کرنے میں دونوں معنیٰ کی طرف اشارہ ہے۔ اِس فائدہ کا عجیب ہونا تو ظاہر ہے اور اجنبی ہونا اِس وجہ سے کہ مقصود رسالہ میں اس کو کوئی دخل نہیں؛ مگر تتمیمِ فائدہ کے لیے لکھ دیا کہ اصلاحِ نفس میں کام آوے ۱۲ منہ

(۲) ایک عارف کا قول ہے کہ تمام اسمائے الٰہیہ تخلُّق کے لیے ہیں؛ مگر اسمِ ذات کہ محض تعلق کے لیے ہے ۱۲ منہ

ظاہر و باطن کو معاصی اور اوصافِ ذمیمہ سے محفوظ رکھے (۹) اپنے نفس پر غالب رہے (۱۰) کمالات حاصل کر کے اپنا جبر نقصان کرے (۱۱) دنیا مافیہا کو حقیر سمجھے (۱۲، ۱۳، ۱۴) اپنے نفس میں کمالات اور علومِ حقہ پیدا کرے (۱۵) لوگوں کی لغزشیں معاف کرتا رہے (۱۶) نفس وشیطان کو مقہور رکھے (۱۷) جان و مال اللہ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرے (۱۸، ۱۹) اپنے اہل وعیال اور طالبین کو نان ونفقہ وعلوم دیتا رہے (۲۰) علمِ نافع حاصل کرے (۲۱) جب نفس سرکشی کرنے لگے اُس پر تنگی کرے (۲۲) جب وہ سیدھا ہوجاوے فراخی کرے (۲۳) ناحق کو پست اور (۲۴) حق کو بلند رکھے (۲۵) نیکوں کو معزز اور (۲۶) بدوں کو ذلیل رکھے (۲۷) اچھی باتیں سنے (۲۸) مشروع چیزوں کو دیکھے (۲۹) اپنا اور دوسروں کا فیصلہ کرتا رہے (۳۰) عدل واستقامت کی رعایت رکھے (۳۱) نرمی اختیار کرے (۳۲) نفس کی چالوں پر نظر رکھے (۳۳) بُردباری اختیار کرے (۳۴) طلبِ دین میں بڑی ہمت رکھے (۳۵) لوگوں کی خطائیں معاف کردے (۳۶) نعمت پر شکر ادا کرے (۳۷) اہلِ دنیا کے روبرو پست نہ ہو (۳۸) حدودِ شرع کی محافظت رکھے (۳۹) بھوکوں کو کھلائے (۴۰) لوگوں کے حوائج میں کھڑا ہوجائے (۴۱) اپنے نفس کا احتساب کرتا رہے (۴۲) صفاتِ کمال سے اپنے اندر بزرگی پیدا کرے (۴۳) صفاتِ کرم اختیار کرے (۴۴) نفس وشیطان کی دیکھ بھال رکھے کہ غالب نہ ہونے پاویں (۴۵) احکامِ الٰہیہ قبول کرے (۴۶) لوگوں پر معاملات میں تنگی نہ کرے (۴۷) حکمت کی باتیں حاصل کرے (۴۸) دینداروں سے محبت رکھے (۴۹) اخلاق درست کرکے بزرگی حاصل کرے (۵۰) اپنے قلب کو زندہ کرے (۵۱) اُمورِ خیر میں حاضر رہے (۵۲) امرِ حق میں کوشش کرے (۵۳) لوگوں کے کام بنادیا کرے (۵۴) دین میں (۵۵) قوی اور مضبوط رہے (۵۶) دین کی حمایت کرے (۵۷) تعریف کے قابل بنے (۵۸) اپنے اعمال یاد رکھے (۵۹) نیک کام میں ابتداء

کرے (۶۰) نیک کام باربار کرتا رہے (۶۱) اپنے قلب کو زندہ اور (۶۲) نفس کو مُردہ بنادے (۶۳) حیات ِابدی حاصل کرے (۶۴) طاعات میں قائم رہے (۶۵) ماسوی اللہ سے غنی رہے (۶۶) تحصیل کمالات سے بزرگی حاصل کرے (۶۷، ۶۸) کمالاتِ عبودیت میں یکتا اور یگانہ ہوجاوے (۶۹) کمالاتِ دینیہ میں مرجع خلائق بنے (۷۰، ۷۱) نفسانی خواہشوں پر قابو یافتہ رہے (۷۲) طاعات میں بڑھارہے (۷۳) معاصی سے ہٹارہے (۷۴) دین میں سب سے آگے اور (۷۵) دنیا میں سب سے پیچھے رہے (۷۶) اپنے ظاہر کو شریعت سے آراستہ اور (۷۷) باطن کو حقیقت سے پیراستہ رکھے (۷۸) اپنے نفس کا مالک رہے (۷۹) نفس وشیطان پر چڑھا رہے (۸۰) مخلوق کے ساتھ احسان کرتا رہے (۸۱) لوگوں کے عذر قبول کرلیا کرے (۸۲) اللہ تعالیٰ کے لیے بدلہ لینے میں رعایت نہ کرے (۸۳) لوگوں کی خطائیں معاف کرتا رہے (۸۴) لوگوں پر مہربان رہے (۸۵) اپنے ملک وجود پر حکمران رہے، اہلِ دین کا اجلال واکرام کرتا رہے (۸۶) انصاف کرتا رہے (۸۷) کمالاتِ علمیہ وعملیہ کو جمع کرے (۸۸) خود اہلِ دنیا سے غنی رہے (۸۹) اہلِ حاجت کو غنی کردے (۹۰) غیر مشروع موقع دادودہش نہ کرے (۹۱) دشمنانِ دین کو ضرر اور (۹۲) مطیعانِ حق کو نفع پہونچائے (۹۳) نورِ ایمان ومعرفت حاصل کرے (۹۴) اہلِ ضلالت وجہالت کو ہدایت کرتا رہے (۹۵) نیک راہیں نکالتا رہے اور اطاعت میں بےنظیر بن جاوے (۹۶) ایسا عمل کرے جس کا نفع بعد موت بھی باقی رہے (۹۷) علومِ دین میں انبیاء کی میراث حاصل کرے (۹۸) مصلحت کی باتیں لوگوں کو بتلاتا رہے (۹۹) شدائد میں تحمل کرے، فقط۔ یاالٰہی ہم نالائقوں کو اپنے اسمائے مبارکہ کے فیوض وبرکات وانوار واخلاق وآثار نصیب فرمائیے۔ آمین

دوسرا جزوِ مقدمہ کا اُن کلمات کے اجمالی فضائل میں

جو قرآنِ مجید سے مستنبط ہوتے ہیں

قرآنِ مجید میں سرسری نظر کرنے سے سات قسم کی فضیلتیں ان کلمات کی ثابت ہوتی ہیں:

فضیلت اوّل: بہت آیات میں اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تسبیح وتکبیر فرمائی۔

فضیلت دوم: حضرات انبیاء علیہم السلام کی تسبیح وغیرہ کی خبر دی۔

فضیلت سوم: حضرات ملائکہ علیہم السلام کی تسبیح وغیرہ کی خبر دی۔

فضیلت چہارم: اہلِ جنت واہلِ محشر کی تسبیح وغیرہ کی خبر دی۔

فضیلت پنجم: عام مخلوقات، آسمان وزمین وجبال وطیور اور جو کچھ درمیان زمین وآسمان کے موجودات ہیں اُن کی تسبیح وغیرہ کی خبر دی۔

فضیلت ششم: تسبیح وتحمید کرنے والے کی تعریف فرمائی۔

فضیلت ہفتم: تسبیح تحمید وتکبیر کرنے کا اپنے خاص وعام بندوں کو حکم فرمایا۔

اب ہم ساتوں مضمون کی آیات جہاں تک اجمالی نظر میں مستحضر ہیں پتہ وار بہ ترتیب بتلاتے ہیں؛ تاکہ یہ دعویٰ تقسیم بے دلیل نہ رہے اور اگر کوئی شائق ایک ایک روز پڑھ لیا کرے تو ایک نفیس وسلیس اور جدید ومفید ہفتہ واری وظیفہ اور حزب ہوسکتا ہے، جس کو ہفتہ سے شروع کرکے جمعہ کے روز ختم کرنا مناسب ہوگا؛ اِسی لیے ان اقسام کو احزاب کے عنوان سے لکھا جاتا ہے۔

حزبِ اوّل روز شنبہ

(الٓمّٓ، بقرہ) ﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ﴾ (وَالْمُحْصَنٰتُ، نساء) ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝۳۴﴾ (لَا يُحِبُّ اللّٰهُ، نساء) ﴿سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ﴾

(وَاِذَاسَمِعُوْا،انعام)﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوْرَ﴾ (وَاِذَاسَمِعُوْا، انعام)﴿فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝﴾ (واذاسمعوا، انعام)﴿وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِیْنَ وَ بَنٰتٍۭ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یَصِفُوْنَ۝﴾ (وَاعْلَمُوْا،توبہ)﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۝﴾ (ایضًا)﴿وَرِضْوَانٌ[1] مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ﴾ (یَعْتَذِرُوْنَ، یونس)﴿سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ﴾ (ایضًا)﴿قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِیُّ ؕ﴾ (رُبَمَا،نحل)﴿اَتٰۤی اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۝﴾ (ایضًا)﴿وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا یَشْتَهُوْنَ۝﴾ (ایضًا)﴿هَلْ یَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۝﴾ (سُبْحٰنَ الَّذِیْ، بنی اسرائیل) ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا﴾ (ایضًا)﴿سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا۝﴾ (سُبْحٰنَ الَّذِیْ، کہف)﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا۝﴾ (قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ،مریم)﴿مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ﴾ (اِقْتَرَبَ، انبیاء)﴿فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۝﴾ (ایضًا)﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ۝﴾ (اَمَّنْ خَلَقَ،قصص)﴿هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَةِ ؗ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ۝﴾ (اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ، عنکبوت)﴿وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ﴾ (اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ، روم)﴿وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا﴾ (اَیضًا)﴿هَلْ مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ

---

(١) كون رضوان الله أكبر فرع كون الله تعالىٰ أكبر، فيدل على التكبر بهذا الاعتبار١٢ منه توجيه مثل مافي المنهية المتعلقة لقوله تعالىٰ: ﴿وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ﴾ ١٢منه

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۝﴾ (وَمَنْ یَّقْنُتْ، سبا)﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ۝﴾
(ایضًا)﴿وَهُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ۝﴾ (وَمَنْ یَّقْنُتْ، فاطر)﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ﴾ (وَمَالِیَ، یٰسٓ)
﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا
لَایَعْلَمُوْنَ۝﴾ (ایضًا) ﴿فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ
تُرْجَعُوْنَ۝﴾ (وَمَالِیَ، صٰٓفّٰت)﴿سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۝﴾ (ایضًا)﴿سُبْحٰنَ
رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۝ وَ سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ۝ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ۝﴾ (وَمَالِیَ، زمر)﴿سُبْحٰنَهٗ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ۝﴾ (فَمَنْ اَظْلَمُ،
زمر) ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۝﴾ (فَمَنْ اَظْلَمُ،
مؤمن)﴿فَالْحُکْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْکَبِیْرِ۝﴾ (اَیضًا)﴿هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ
مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝﴾ (اِلَیْهِ یُرَدُّ، زخرف)﴿سُبْحٰنَ
رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۝﴾ (اِلَیْهِ یُرَدُّ، جاثیہ)﴿فَلِلّٰهِ
الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝ وَلَهُ الْکِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۝﴾ (قَالَ فَمَا خَطْبُکُمْ، طور۔قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ، حشر)
﴿سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۝﴾۔

حزبِ دوم روز یک شنبہ

(وَاِذَاسَمِعُوْا، مائدہ)﴿قَالَ سُبْحٰنَکَ مَا یَکُوْنُ لِیْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ
بِحَقٍّ﴾ (قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ، اعراف)﴿فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَکَ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاَنَا

اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۝﴾ (وَمَآ اُبَرِّئُ ، ابراہیم) ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ۝﴾ (اِقْتَرَبَ، انبیاء) ﴿فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۗ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۝ۚ﴾ (قَدْ اَفْلَحَ، مومنون) ﴿فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۝﴾ (وَقَالَ الَّذِيْ، نمل) ﴿وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ۝﴾ (وَمَالِيَ، صٰفّٰت) ﴿فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ۝ۙ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۝ۚ﴾۔

حزب سوم روز دوشنبہ

(الٓمّٓ، بقرہ) ﴿وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ﴾ (قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ، اعراف) ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ۝ۚ﴾ (وَمَآ اُبَرِّئُ، رعد) ﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ﴾ (اِقْتَرَبَ، انبیاء) ﴿يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ۝﴾ (وَمَنْ يَّقْنُتْ، سبا) ﴿قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ﴾ (وَمَالِيَ، صٰفّٰت) ﴿وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ۝ۙ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ۝ۚ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ۝﴾ (فَمَنْ اَظْلَمُ، زمر) ﴿وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝ۧ﴾ (فَمَنْ اَظْلَمُ، مؤمن) ﴿اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ﴾ (فَمَنْ اَظْلَمُ، سجدہ) ﴿فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ۝۩﴾ (اِلَيْهِ يُرَدُّ، شوریٰ) ﴿تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ﴾۔

حزبِ چہارم روز سہ شنبہ

(وَلَوْاَنَّنَا، اعراف) ﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ﴾ (یَعْتَذِرُوْنَ، یونس) ﴿دَعْوٰىهُمْ فِیْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۟﴾ (سُبْحٰنَ الَّذِیْ، بنی اسرائیل) ﴿یَوْمَ یَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِیْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا ۟﴾ (وَمَنْ یَّقْنُتْ، فاطر) ﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۟﴾ (فَمَنْ اَظْلَمُ، زمر) ﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۟﴾۔

حزبِ پنجم روز چار شنبہ

(سُبْحٰنَ الَّذِیْ، بنی اسرائیل) ﴿تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۟﴾ (اِقْتَرَبَ، انبیاء) ﴿وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ وَالطَّیْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِیْنَ ۟﴾ (قَدْ اَفْلَحَ، نور) ﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ۟﴾ (قَدْاَفْلَحَ، فرقان) ﴿قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِیَآءَ﴾ (وَمَالِیَ، صٓ) ﴿اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ ۟ وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ۟﴾ (قَالَ فَمَاخَطْبُكُمْ، حدید) ﴿یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝﴾ (قَدْسَمِعَ اللّٰهُ، حشر وصف) ﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَ هُوَالْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝﴾

(قَدْسَمِعَ اللّٰهُ، آخرحشر) ﴿يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۲۴﴾ (قَدْسَمِعَ اللّٰهُ، جمعہ) ﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۱﴾ (قَدْسَمِعَ اللّٰهُ، تغابن) ﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱﴾۔

حزبِ ششم روز پنج شنبہ

(لَنْ تَنَالُوْا، آلِ عمران) ﴿سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۱۹۱﴾ (يَعْتَذِرُوْنَ، توبہ) ﴿اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۱۲﴾ (سُبْحٰنَ الَّذِيْ، بنی اسرائیل) ﴿وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝۱۰۸﴾ (قَدْاَفْلَحَ، نور) ﴿فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۝۳۶ۙ﴾ (اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ، سجدہ) ﴿اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۱۵ ۩﴾ (تَبٰرَكَ الَّذِيْ، نٓ) ﴿قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۲۹﴾۔

حزبِ ہفتم روز جمعہ

(فَاتِحَہْ) ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ۙ﴾ (الٓمّٓ، بقرہ) ﴿وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ﴾ (تِلْكَ الرُّسُلُ، آلِ عمران) ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝۴۱ۧ﴾ (وَاِذَاسَمِعُوْا، انعام) ﴿قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۟ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۫﴾ (وَمَآ اُبَرِّئُ، یوسف) ﴿وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۰۸﴾ (رُبَمَا، حجر) ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝۹۸ۙ﴾ (سُبْحَانَ الَّذِيْ، بنی اسرائیل) ﴿قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝۹۳ۧ﴾ (اَيضًا) ﴿وَقُلِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ
وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا﴿١١١﴾ (قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ، طٰہٰ) ﴿فَاصْبِرْ عَلٰی مَا
یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ
الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰی﴿١٣٠﴾ (قَدْاَفْلَحَ، نُور) ﴿سُبْحٰنَكَ هٰذَا
بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ﴿١٦﴾ (قَالَ الَّذِیْنَ، فرقان) ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ وَسَبِّحْ
بِحَمْدِهٖ ؕ﴾ (وَقَالَ الَّذِیْنَ، نمل) ﴿قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ
اصْطَفٰی ؕ﴾ (اَمَّنْ خَلَقَ، نمل) ﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ﴾
(اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ، عنکبوت) ﴿قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ﴿٦٣﴾﴾ (اُتْلُ
مَآ اُوْحِیَ، روم) ﴿فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ﴿١٧﴾﴾ (اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ،
لقمان) ﴿قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَایَعْلَمُوْنَ﴿٢٥﴾﴾ (وَمَنْ یَّقْنُتْ، احزاب)
﴿وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا﴿٤٢﴾﴾ (فَمَنْ اَظْلَمُ، مومن) ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِیِّ
وَالْاِبْكَارِ﴿٥٥﴾﴾ (اِلَیْهِ یُرَدُّ، زخرف) ﴿وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا
لَهٗ مُقْرِنِیْنَ﴿١٣﴾﴾ (حٰمٓ، فتح) ﴿وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا﴿٩﴾﴾ (حٰمٓ، قٓ) ﴿وَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ﴿٣٩﴾ وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ
السُّجُوْدِ﴿٤٠﴾﴾ (قَالَ فَمَاخَطْبُكُمْ، طور) ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِیْنَ تَقُوْمُ﴿٤٨﴾ وَمِنَ
الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ﴿٤٩﴾﴾ (قَالَ فَمَاخَطْبُكُمْ، واقعہ) ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ
الْعَظِیْمِ﴿٩٦﴾﴾ (تَبٰرَكَ الَّذِیْ، نٓ) ﴿اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْ لَا تُسَبِّحُوْنَ﴿٢٨﴾﴾ (تَبٰرَكَ
الَّذِیْ، حاقہ) ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ﴿٥٢﴾﴾ (تَبٰرَكَ الَّذِیْ، مدثر) ﴿وَرَبَّكَ
فَكَبِّرْ﴿٣﴾﴾ (تَبٰرَكَ الَّذِیْ، دہر) ﴿وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا﴿٢٦﴾﴾
(عَمَّ، اعلیٰ) ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَی﴿١﴾﴾ (عَمَّ، نصر) ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
وَاسْتَغْفِرْهُ ؔ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴿٣﴾﴾۔

تتمیم

چوں[(۱)] کہ قرآنِ مجید میں جا بجا نماز کا ذکر اور فضیلت اور حکم وارد ہے اور بہت جگہ اِس کو تسبیح وتحمید سے تعبیر کیا گیا ہے؛ اِس لیے نماز سے ان کلمات کی فضیلت ثابت کرنا واقع میں مضمون ہٰذا یعنی قرآنِ مجید سے فضائل ثابت کرنے کا تتمہ اور تکملہ ہوگا۔ سو نماز سے بھی ان کلمات کی فضیلت تین طور پر ثابت ہے:

اوّل: اِس طرح کہ قرآنِ مجید میں جا بجا نماز کو الفاظِ تسبیح وتحمید سے تعبیر فرمایا ہے، پس جس قدر نماز کی فضیلت ثابت کی جاوے گی اُس میں یہ کلمات بھی شریک ہوں گے۔

دوسرے: اِس طرح کہ نماز کی وضع وہیئت عجیب طور پر واقع ہوئی ہے کہ گویا وہ بجمیع أجزائها ان کلمات کے دائرہ اور احاطہ میں آئی ہوئی ہے جس سے نماز میں بھی ان کلمات کا مہتم بالشان ہونا واضح ہوتا ہے۔ اب ملاحظہ فرمائیے کہ: نماز کے سِرے پر اوّل تکبیر ہے؛ کیوں کہ اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے، پھر تسبیح یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھتے ہیں پھر تحمید، یعنی سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں، پس یہ ایک دَورہ اِن کلمات کا ختم ہوا، اب دوسرا دَورہ اِسی ترتیب سے شروع ہوتا ہے، یعنی اوّل تکبیر؛ کیوں کہ رکوع میں اللہ اکبر کہہ کر جاتے ہیں، پھر تسبیح، یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمْ کہتے ہیں، پھر تحمید، یعنی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهْ اور

اطلاع: بعد جمع کرنے اِن آیات کے ایک کتاب مسمّٰی ''بجواہر القرآن'' نظر سے گزری، جس میں تسبیحات وتحمیدات جدا جدا جمع کی گئی ہیں، قلتِ فرصت سے مطابق کرنے کی نوبت نہیں آئی۔ اُمید غالب ہے کہ تطبیق کے وقت اُس کتاب میں یہ آیات کچھ زیادہ نکلیں گی۔

(۱) كما قال الله تعالىٰ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا﴾، ﴿فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝﴾ وغيره من الآيات الكثيرة كما لا يخفىٰ علىٰ أهل العلم ۱۲ منه

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ دونوں میں یہ مضمون موجود ہے، یہ دوسرا دَور ہوا۔ اب تیسرا لیجیے! یعنی اوّل تکبیر کہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جاتے ہیں پھر تسبیح کہ سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰی کہتے ہیں، پھر تحمید[1] یعنی کھڑے ہوکر الحمد شروع کرتے ہیں، اِسی طرح دوسری رکعت میں یہ دَورہ چلا جاتا ہے، جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے فارغ ہوکر بیٹھتے ہیں ہر چند کہ اس مقام پر ظاہر میں تحمید نہیں ہے؛ مگر فی الواقع التحیات بھی مرادفِ تحمید ہی ہے، غرض تمام نماز میں یہ ترتیب ان دَوروں کی ملحوظ ومحفوظ رہتی ہے۔ واللہ أعلم بأسرار أحکامه

تیسری: اِس طرح کہ منجملہ اقسام نماز کے ایک قسم ہے، خاص تسبیح وتحمید وتکبیر کی تکرار کی غرض سے مقرر ہوئی ہے، جس کو صلاۃ التسبیح کہتے ہیں اور اس کا طریق اور فضیلت مشہور ومعروف ہے اور خاتمہ میں مذکور بھی ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ مقدمہ سے فراغت ہوئی۔

شعبہ اوّل مقصود کا

تسبیح وتحمید وتکبیر کے مختلف اور متعدد طریقوں کے بیان میں

طریق اوّل: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ سومرتبہ صبح کے وقت اور سومرتبہ شام کے وقت۔ روایت کیا اِس کو مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور حاکم اور ابنِ حبان اور ابوعوانہ نے۔

طریق دوم: سُبْحَانَ اللهِ صبح وشام سوسوبار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صبح وشام سوسوبار، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ صبح وشام سوسوبار، اَللهُ اَكْبَرُ صبح وشام سوسوبار۔ روایت کیا اِس کو ترمذی نے۔

طریق سوم: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سوسوبار ہر روز۔ روایت کیا اِس کو مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابنِ ابی شیبہ نے۔

---

(۱) البتہ درمیان میں ایک تکبیر حائل ہے؛ مگر وہ فصل بالاجنبی نہیں ہے ۱۲ منہ

طریق چہارم: سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس بار کہے جب سونے کا ارادہ کرے۔ روایت کیا اِس کو بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابنِ حبان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔

طریق پنجم: اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دس بار، سُبْحَانَ اللّٰہِ دس بار، اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ الخ(۱) دس بار، جس وقت تہجد کے لیے اُٹھے۔ روایت کیا اِس کو ابوداؤد اور نسائی اور ابنِ ماجہ اور ابنِ ابی شیبہ اور ابنِ حبان نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔

طریق ششم: سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ تینتیس بعد(۲) ہر نماز کے۔ روایت کیا اِس کو بخاری، مسلم اور نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

طریق ہفتم: سُبْحَانَ اللّٰہِ گیارہ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ گیارہ بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ گیارہ بار بعد ہر نماز کے۔ روایت کیا اِس کو مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

طریق ہشتم: سُبْحَانَ اللّٰہِ دس بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دس بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس بار بعد ہر نماز کے۔ روایت کیا اِس کو بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

طریق نہم: سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ تینتیس بار، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار ہر نماز کے بعد۔ روایت کیا اِس کو مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

طریق دہم: سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس بار بعد ہر نماز کے۔ روایت کیا اِس کو مسلم اور ترمذی اور نسائی نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے۔

طریق یازدہم: سُبْحَانَ اللّٰہِ سو بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ سو بار، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سو بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

(۱) یعنی پورا استغفار ۱۲ منہ

(۲) مراد فرض نماز ہے، جہاں اس طرح وارد ہوا ہے، یہی مراد ہے ۱۲ منہ

سو بار بعد ہر نماز کے۔ روایت کیا اِس کو نسائی نے۔

طریق دوازدہم: سُبْحَانَ اللهِ پچیس بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پچیس بار، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ پچیس بار، اَللهُ أَكْبَرُ پچیس بار بعد ہر نماز کے۔ روایت کیا اِس کو نسائی اور ابنِ حبان اور حاکم نے حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

طریق سیزدہم: سُبْحَانَ اللهِ تینتیس بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس بار، اَللهُ أَكْبَرُ چونتیس بار، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ دس بار ہر نماز کے بعد۔ روایت کیا اِس کو ترمذی اور نسائی نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے۔

طریق چہاردہم: سُبْحَانَ اللهِ سو بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سو بار، اَللهُ أَكْبَرُ سو بار (بلاتعیین وقت) روایت کیا اِس کو نسائی اور ابنِ ماجہ اور حاکم اور طبرانی اور ابنِ ابی شیبہ نے۔

طریق پانزدہم: سُبْحَانَ اللهِ سو بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سو بار، اَللّٰهُ أَكْبَرُ سو بار، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ایک بار بعد ہر نماز کے۔ روایت کیا اِس کو امام احمد نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً۔

طریق شانزدہم: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بعد ہر نماز کے۔ روایت کیا اِس کو ابویعلیٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

طریق ہفدہم: سُبْحَانَ اللهِ تینتیس بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس بار، اَللهُ اَكْبَرُ چونتیس بار، یا تینوں تینتیس بار یا دو تینتیس بار اور ایک کو چونتیس بار، جس کو چاہے بوقت سونے کے۔ روایت کیا اِس کو بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی اور ابنِ حبان نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

فائدہ: رفع تکان اور ازدیادِ قوت کے لیے مجرب ہے۔

طریق ہشتدہم: سُبْحَانَ اللهِ دس بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس بار، اَللهُ اَكْبَرُ دس بار بعد

ہر نماز کے اور سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس بار اور اَللّٰہُ أَكْبَرُ چونتیس بار سونے کے وقت۔ روایت کیا اِس کو احمد نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

طریق نوزدہم: اَللّٰہُ اَكْبَرُ دس بار، سُبْحَانَ اللّٰہِ دس بار، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ دس بار (بلا تعیین وقت) روایت کیا اِس کو طبرانی نے حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے۔

طریق بستم: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ بکثرت (بلا تعداد)۔ روایت کیا اِس کو طبرانی نے حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

نکتہ

طرق مذکورہ میں سے اکثر طریقوں میں مختلف اعتبارات سے اسمائے الٰہیہ کے عدد کی رعایت کی گئی ہے، جس سے نکتۂ مرقومہ خطبہ کی کہ بناء تالیف ہٰذا ہے تائید ہوتی ہے۔ جہاں ننانوے (۹۹) ہیں ہر چند کہ مشہور یہ ہے کہ مع اسمِ ذات کے ننانوے ہیں؛ مگر چوں کہ کہیں حدیث میں اوّل ثانی وثالث کی قید سے ان کو شمار نہیں کیا گیا؛ اِس لیے یہ احتمال بھی ہوسکتا ہے کہ صرف اسمائے صفات ننانوے ہوں۔ اور اسمِ ذات کو کہ جامع جمیع اسماء ہے، مثل مسمّٰی کے قرار دے کر ننانوے سے جدگانہ دکھایا گیا ہو اور مالک الملک کو ایک اسم اور ذوالجلال والاکرام کو ایک اسم ٹھیرا کر عدد ننانوے کا پورا کردیا جاوے۔ پس اِس صورت میں مع اسمِ ذات کے اسمائے الٰہیہ سو (۱۰۰) ہوں گے۔ سو چوں کہ اس تعداد میں دونوں احتمال ہیں؛ اِس لیے بعض طرق میں ایک احتمال معتبر کیا گیا ہے اور بعض طرق میں دوسرا احتمال منظورِ نظر ہوا؛ چناں چہ طریق اوّل میں ایک ہی کلمہ میں کہ جامع تسبیح وتحمید ہے اور بنظر مرادف ہونے عظیم وکبیر کے تکبیر بھی اس کلمہ میں داخل ہے، سو کا عدد صراحتاً مذکور ہے۔ طریق دوم میں بھی تینوں کلمات سو سو بار ہیں۔ طریق سوم میں بھی یہ عدد مصرح ہے۔ طریق چہارم میں دو کلمے تینتیس تینتیس بار، ایک چونتیس بار ہے، جس کا مجموعہ سو ہوتا ہے۔ طریق پنجم میں دس کا عدد

لیا گیا ہے، جو ثواب میں حسبِ قاعدہ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا سو کے برابر ہے۔ طریق ششم میں تینوں کلمات تینتیس تینتیس بار ہیں کہ مجموعہ ان کا ننانوے ہے۔
طریق ہفتم میں اوّل ایک تمہید سمجھنے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ ہر چند کہ یہ کلماتِ ثلاثہ اپنے اپنے خاص معنیٰ کے لیے موضوع ہیں؛ مگر اس میں شک نہیں کہ ان معانی میں باہم تلازم ضرور ہے، مثلاً: عیوب کی نفی کی جاوے گی تو اثباتِ کمالات لازم ہے؛ کیوں کہ خلوعن الکمالات بھی ایک عیب ہے اور اُس کی نفی مسلم ہو چکی ہے، اِسی طرح بالعکس جیسا کہ ظاہر ہے۔ پھر ان دونوں معنیٰ کے لیے یہ بھی لازم ہے کہ وہ موصوف کمالات میں سب سے بڑا ہو؛ ورنہ دوسرے شخص کا اس کے برابر یا اُس سے افضل ہونا بھی ایک نقصان اور عیب ہے۔ اِس سے ثابت ہو گیا کہ تسبیح مستلزم تحمید و تکبیر ہے اور تحمید مستلزم تسبیح و تکبیر اور تکبیر مستلزم تسبیح و تحمید۔ اب سمجھو کہ اس بنا پر اگر کسی نے سُبْحَانَ اللّٰهِ کہا تو گویا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ بھی کہا۔ علیٰ ہٰذا ان دونوں کلموں کا کہنا بھی باقی کلمات کا کہنا ہے، پس سُبْحَانَ اللّٰهِ گیارہ بارہ کہنے سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ بھی گیارہ گیارہ بار ہو گیا۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ میں وہ دونوں گیارہ بار کہہ لیے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ میں باقی دونوں آ گئے، تو اِس حساب سے گویا ہر کلمہ تینتیس بار کہا، پس مجموعہ ننانوے ہو گئے فافہم حق الفہم۔ طریق ہشتم میں مثل طریق پنجم کے تقریر ہے۔
طریق نہم میں کلماتِ ثلاثہ کا مجموعہ ننانوے ہے اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الخ کو ملا کر سو کا عدد پورا ہوتا ہے۔ طریق دہم میں مثل طریق چہارم کے ہے۔ طریق یازدہم مثل طریق دوم کے ہے۔
طریق دوازدہم میں چار کلمے پچیس پچیس بار ہیں، جن کا مجموعہ سو ہوتا ہے۔ طریق سیزدہم مثل چہارم کے ہے۔ طریق چہاردہم مثل دوم و یازدہم کے ہے۔ اِسی طرح طریق پانزدہم بھی اور طریق ہفدہم دائر درمیان ننانوے اور سو کے ہے۔ طریق ہشتدہم مثل پنجم اور ہشتم کے ہے باعتبار ایک وقت کے اور مثل چہارم و دہم و سیزدہم کے ہے باعتبار ایک وقت کے۔
طریق نوزدہم مثل طریق پنجم اور ہشتم کے ہے۔

لطیفہ

اتفاقی امر ہے کہ بیانِ طریق مذکورہ اور وجوہِ فضائل اور احوال استعمال کلمات ثلاثہ کے باب میں (جو کہ آئندہ مذکور ہوں گے) جو احادیث وارد ہیں اُن میں بھی عدد سو کا محفوظ رہا؛ کیوں کہ بیس تو طریقے ہیں اور چالیس چالیس فضائل اور احوال، یہ سب مجموعہ سو ہو گیا اور نیز جو آیاتِ فضیلت کلماتِ ثلاثہ میں مقدمہ کے جزو دوم میں جمع ہوئی ہیں وہاں بھی یہ عدد تقریباً باقی رہا؛ کیوں کہ کسور حساب میں نہیں آتیں۔

شعبۂ دوم مقصود کا اُن کلمات کے تفصیلی فضائل کے بیان میں

جو احادیث میں وارد ہیں

حدیث اوّل: کسی اعرابی نے حضور نبوی ﷺ میں عرض کیا کہ مجھ کو کوئی ایسا کلام سکھلا دیجیے جس کو میں ہمیشہ معمول رکھوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کر: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّابِاللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔ روایت کیا اِس کو مسلم نے۔

حدیث دوم: ارشاد فرمایا کہ: جو شخص ایک بار کہے سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ، اُس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص اس کلمہ کو دس بار کہے اُس کے لیے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص اِس کو سو بار کہے اُس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو زیادہ کہے اللہ تعالیٰ اُس کو اور زیادہ ثواب دیتے ہیں۔ روایت کیا اِس کو ترمذی اور نسائی نے۔

حدیث سوم: جو شخص اِس کلمہ کو یعنی سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ کو ہر روز سو بار کہے، معاف

کیے جاتے ہیں اُس کے گناہ، اگرچہ سمندر کے برابر ہوں۔ روایت کیا اِس کو ابوعوانہ نے۔

حدیث چہارم: یہ کلمہ یعنی سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام کلمات سے زیادہ محبوب ہے۔ روایت کیا اِس کو مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابنِ ابی شیبہ نے۔

حدیث پنجم: اور یہ کلمہ یعنی سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سب کلاموں سے افضل ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے انتخاب فرمایا ہے۔ روایت کیا اِس کو مسلم اور ابوعوانہ نے۔

حدیث ششم: اور یہ کلمہ یعنی سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ایسا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو بتلایا تھا، پس بلاشک یہ کلمہ صلاۃ ہے مخلوقات کی، تسبیح بھی مخلوقات کی اور اُسی کی بدولت رزق ملتا ہے مخلوقات کو۔ روایت کیا اِس کو ابنِ ابی شیبہ نے۔

حدیث ہفتم: جو شخص اس کلمہ کو یعنی سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ کو کہتا ہے اُس کے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔ روایت کیا اِس کو بزار نے۔

حدیث ہشتم: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب کلام یہ ہے: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ۔ روایت کیا اِس کو ابوعوانہ نے۔

حدیث نہم: جو شخص کہتا ہے سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ، اُس کے لیے ایک درخت جنت میں جم آتا ہے۔ روایت کیا اِس کو احمد نے۔

حدیث دہم: جو شخص کہتا ہے سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ لگا دیا جاتا ہے اُس کے لیے ایک درخت جنت میں۔ روایت کیا اِس کو ترمذی اور نسائی اور ابنِ حبان اور حاکم اور ابنِ ابی شیبہ نے۔

حدیث یازدہم: دو کلمے ہیں جو کہ زبان پر بہت ہلکے ہیں اور میزانِ عمل میں بہت بھاری ہیں اور رحمان کو بہت پیارے ہیں: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ۔ روایت کیا اِس کو بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابنِ ابی شیبہ نے۔

حدیث دوازدہم: جو شخص ان دو کلموں یعنی سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ کے ساتھ یہ بھی ملا لے: اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْمَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ اس کے کہنے کے ساتھ ہی لکھ لیے جاتے ہیں پھر جا کر عرش میں لٹک جاتے ہیں اور کوئی گناہ بھی اِن کے پڑھنے والوں سے ہو جاوے؛ مگر ان کلمات کو محو نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ ملے گا یہ شخص اللہ تعالیٰ سے اور ان کلمات پر اسی طرح مہر لگی ہوئی ہوگی۔ روایت کیا اِس کو بزار نے۔

حدیث سیزدہم: ایک بار صبح کے وقت حضورِ اقدس ﷺ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کو نماز پر تسبیح میں مشغول چھوڑ کر باہر تشریف لے گئے، پھر چاشت کے وقت جب واپس تشریف لائے تو پھر اُن کو بیٹھا دیکھا اور دریافت فرمایا کہ جب سے تم اِسی طرح بیٹھی ہو؟ انھوں نے عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ مَیں نے تمہارے پاس سے جا کر چار کلمے تین بار کہے ہیں، اگر تمہارے اس تمام وظیفہ سے ان کو وزن کیا جائے تو وزن میں وہ کلمات زیادہ نکلیں، وہ کلمات یہ ہیں: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ وَرِضٰى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔ روایت کیا اِس کو مسلم اور ابوعوانہ اور اصحابِ سُننِ اربعہ نے۔

اور ایک روایت میں یہ کلمات اِس طرح آئے ہیں: سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ رِضٰى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ. روایت کیا اِس کو مسلم اور نسائی نے۔

اور ایک روایت میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بھی اِسی طرح آیا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رِضٰى نَفْسِهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔ روایت کیا اِس کو نسائی نے۔

اور ایک روایت میں اِس طرح آیا ہے: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضٰى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔ روایت کیا اِس کو نسائی نے۔

حدیث چہاردہم: حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بی بی کے یہاں تشریف لائے اور اُن کے روبرو گُٹھلیاں(۱) یا کنکریاں جمع تھیں اور وہ اُن پر سُبْحَانَ اللهْ، سُبْحَانَ اللهْ پڑھ رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: مَیں ایسی چیز تم کو بتادوں جو اس سے آسان اور افضل ہو، پھر یہ بتلایا: سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَاخُلِقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَاخُلِقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَابَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ وَاللهُ أَكْبَرُ مِثْلُ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّااللهُ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ روایت کیا اِس کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابنِ حبان اور حاکم نے۔

فائدہ: یہ جو اِس روایت میں آیا ہے: وَاللهُ أَكْبَرُ مِثْلُ ذٰلِكَ الخ اس میں دو احتمال ہیں: ایک تو یہ کہ یہ کلمہ اِسی طرح پڑھا جاوے، دوسرے یہ کہ جس طرح سُبْحَانَ اللهْ کے ساتھ عَدَدَ مَاخُلِقَ فِي السَّمَاءِ وغیرہ لگا ہوا ہے اُسی طرح اَللهُ اَكْبَرْ کے ساتھ بھی وہی عبارتیں ملائی جائیں اور یہی دو احتمال اَلْحَمْدُ لِلّٰهْ اور لَاإِلٰهَ إِلَّااللهْ میں اور لَاحَوْلَ میں بھی فقط۔

اور ایک روایت میں اِس طرح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور اُن کے روبرو چار ہزار گٹھلیاں جمع تھیں، جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب سے مَیں تمہارے پاس کھڑا ہوا ہوں اِتنی دیر میں مَیں نے تم سے زیادہ تسبیح پڑھ لی ہے، اُنھوں نے عرض کیا مجھے بھی سکھلا دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اِس طرح کہو: سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَاخُلِقَ فِي السَّمَاءِ إِلىٰ آخِرِهٖ جس طرح ابھی اُوپر کی حدیث میں گزرا۔ روایت کیا اِس کو ابوداؤد اور حاکم نے۔

حدیث پانزدہم: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ:

---

(۱) یہ حدیث اصل ہے تسبیح متعارف رکھنے کی؛ کیوں کہ دوسرے دانوں اور گٹھلیوں میں کوئی وجہ فرق نہیں ۱۲۔

مَیں تم کو ایسی چیز بتلادوں جو رات کو دن سے ملا کر اور دن کو رات سے ملا کر ذکر کرنے سے بھی افضل ہو۔ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْأَ مَاخَلَقَ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْأَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَاأَحْصٰى كِتَابَهُ وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْأَ مَاأَحْصٰى كِتَابَهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْأَ مَاخَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْأَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَاأَحْصٰى كِتَابَهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْأَ مَاأَحْصٰى كِتَابَهُ۔ روایت کیا اِس کو بزار اور طبرانی نے۔

حدیث شانز دہم: حضور ﷺ نے حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: مَیں تم کو ایسی چیز کی خبر دوں جو تمہارے شب و روز کے ذکر کرنے سے افضل ہو، اِس طرح کہا کرو: سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ سُبْحَانَ اللهِ مِلْأَ مَاخَلَقَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَافِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَاأَحْصٰى كِتَابَهُ وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْأَ مَاأَحْصٰى كِتَابَهُ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْأَ كُلِّ شَيْءٍ. وَالْحَمْدُ مِثْلَ(1) ذٰلِكَ. روایت کیا اِس کو نسائی اور ابنِ حبان اور حاکم نے۔

اور اِسی طرح طبرانی نے بھی روایت کیا؛ مگر اِتنا فرق ہے کہ اُس میں سُبْحَانَ اللهِ کی جگہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ آیا ہے، پھر یوں فرمایا کہ: اِسی طرح سُبْحَانَ اللهْ کہو یعنی پہلے اَلْحَمْدُ لِلّٰهْ کے ساتھ وہ تمام عبارتیں ملاؤ اور پھر سُبْحَانَ اللهْ کے ساتھ سارے الفاظ کہو اور اَللهُ أَكْبَرْ اسی طرح کہو۔

اور احمد نے بھی اِسی طرح روایت کیا ہے؛ مگر اُس میں اَللهُ أَكْبَرْ نہیں ہے۔

حدیث ہفدہم: سب کلاموں سے افضل یہ ہے: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهِ۔ روایت کیا اِس کو طبرانی نے۔

---

(۱) مِثْلَ ذٰلِكَ میں وہی دونوں احتمال ہیں جو اُوپر حدیث چہاردہم میں مذکور ہوئے ۱۲ منہ

حدیث ہشتدہم: سُبْحَانَ اللهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بھر دیتی ہیں اُس خلاء کو جو مابین آسمان اور زمین کے ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بھر دیتا ہے میزانِ عمل کو۔ روایت کیا اِس کو مسلم اور ترمذی نے۔

حدیث نوزدہم: سب کلاموں میں زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار کلمے ہیں: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَاإِلٰهَ إِلَّااللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ[1] جس کلمہ سے چاہو شروع کرو کچھ مضائقہ نہیں۔ روایت کیا اِس کو مسلم اور ترمذی نے۔

حدیث بستم: یہ چاروں کلمے، یعنی: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاإِلٰهَ إِلَّااللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ بعد قرآن مجید کے سب کلاموں سے افضل ہیں اور یہ بھی قرآن ہی میں ہیں۔ روایت کیا اِس کو احمد نے۔

حدیث بست ویکم: جو شخص اِن چار کلموں کو پڑھے یعنی سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاإِلٰهَ إِلَّااللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ ہر حرف کے عوض اس کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ روایت کیا اِس کو طبرانی نے۔

حدیث بست ودوم: ارشاد فرمایا کہ اِن چار کلموں کا کہنا مجھ کو تمام عالم سے زیادہ محبوب ہے۔ روایت کیا اِس کو مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابنِ ابی شیبہ اور ابو عوانہ نے۔

حدیث بست وسوم: بلاشک جنت ستھری زمین والی شیریں پانی والی ہے اور وہ صاف میدان اور اُس کے درخت یہ کلمات ہیں۔ روایت کیا اِس کو ترمذی نے۔

حدیث بست وچہارم: لگایا جاوے گا تمہارے واسطے ہر کلمہ کے عوض ایک درخت جنت میں۔ روایت کیا اِس کو ابنِ ماجہ اور ابنِ ابی شیبہ اور طبرانی نے اوسط میں۔

حدیث بست وپنجم: حاصل کرو سپر کو آتش جہنم سے بچنے کے لیے، یعنی ان کلمات کو

---

(۱) سُبْحَانَ اللهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور لَاإِلٰهَ إِلَّااللهُ پر تو بہیئت کذائیہ متعدد جگہ آیا ہے؛ البتہ اَللهُ أَكْبَرُ اِس ترکیب کے ساتھ کہیں نہیں آیا؛ مگر استنباطاً بہت مواقع پر ہے۔ ۱۲ منہ

پڑھا کرو، پس بلاشک یہ کلمات پڑھنے والے کے آگے پیچھے ہو کر آویں گے اور یہ باقیات صالحات سے ہیں۔ روایت کیا اِس کو نسائی اور حاکم اور طبرانی نے صغیر اور اوسط میں۔

حدیث بست و ششم: ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر تہلیل صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے۔ روایت کیا اِس کو مسلم اور ابوداؤد اور ابنِ ماجہ نے۔

حدیث بست و ہفتم: یہ چاروں کلماتِ مذکورہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّابِاللهِ سے مل کر باقیات صالحات سے ہیں اور یہ سب مل کر گراتے ہیں گناہوں کو جس طرح درخت اپنے پتوں کو گراتا ہے۔ اور یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔ روایت کیا اِس کو طبرانی نے۔

حدیث بست و ہشتم: جو شخص قرآنِ مجید پڑھنے پر قدرت نہ رکھتا ہو، بجائے قرآن کے اس کو یہ کلمات کفایت کرتے ہیں۔ روایت کیا اِس کو ابنِ شیبہ نے۔

حدیث بست و نہم: اِسی طرح یہ کلمات اِس دعاء سے مل کر بجائے قرآن کے کافی ہو جاتے ہیں۔ جس شخص نے اس کو حاصل کیا اُس نے اپنے ہاتھ خیر سے بھر لیا وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ۔ روایت کیا اِس کو ابوداؤد اور نسائی نے۔

حدیث سی ام: اگر اِن کلمات کے ساتھ دعائے مذکورہ نہ پڑھی اور بجائے اس کے تَبَارَكَ اللهُ پڑھ لیا جاوے تو اُن کی حفاظت کے واسطے ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے اور وہ ان کلمات کو اپنے بازو تلے دبالیتا ہے اور اُن کو لے کر اوپر چڑھتا ہے، فرشتوں کے جس گروہ پر وہ فرشتہ گزرتا ہے، وہ سب فرشتے اس پڑھنے والے کے واسطے برابر استغفار کرتے چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ دربارِ الٰہی میں وہ کلمات پیش کر دیے جاتے ہیں۔ روایت کیا اِس کو حاکم نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً۔

حدیث سی و یکم: بہ تحقیق پسند کیا ہے اللہ تعالیٰ نے سب کلاموں میں سے چار کلاموں کو: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّااللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ پس جو شخص کہتا ہے سُبْحَانَ اللهِ لکھی جاتی ہیں اُس کے لیے بیس نیکیاں اور کم ہوتے ہیں، اس سے دس گناہ

اور جو شخص کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہی فضیلت اُس کے لیے ہے اور جو شخص کہتا ہے اَللّٰہُ أَکْبَرُ یہی بات اُس کے لیے ہے اور جو شخص کہتا ہے لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ یہی ثواب اُس کے لیے ہے۔ اور جو شخص کہتا ہے دل سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اُس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تیس گناہ اُس کے گھٹا دیے جاتے ہیں۔ روایت کیا اِس کو نسائی اور حاکم اور بزار نے۔

حدیث سی و دوم: حضور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا: کیا تم سے یہ نہیں ہوسکتا کہ روزانہ اُحد پہاڑ کے برابر عمل کرلیا کرو۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! بھلا یہ کس سے ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے ہوسکتا ہے۔ عرض کیا گیا: وہ کون سا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہِ اُحد سے بڑا ہے اور لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ اُحد سے بڑا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اُحد سے بڑا ہے اور اَللّٰہُ أَکْبَرُ اُحد سے بڑا ہے۔ روایت کیا اِس کو بزار اور طبرانی نے۔

حدیث سی و سوم: سُبْحَانَ اللّٰہِ سو بار کہنا ثواب میں سو غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ہے، جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوں۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سو بار کہنا ثواب میں سو گھوڑوں کے برابر ہے جو زین و لگام سے درست کر کے اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دے دیے جاویں۔ اور اَللّٰہُ أَکْبَرُ سو بار کہنا ثواب میں سو اونٹنیوں کے برابر ہے، جو اللہ کی راہ میں گردن بند باندھ کر دی جاویں اور مقبول بھی ہوجاویں۔ روایت کیا اِس کو نسائی اور ابنِ ماجہ اور حاکم اور طبرانی اور ابنِ ابی شیبہ نے۔ اور طبرانی نے ایک قید اور بڑھائی ہے کہ وہ اُونٹنیاں مکہ میں قربانی کی جاویں۔

حدیث سی و چہارم: واہ واہ! واہ واہ! پانچ چیزیں میزان میں کس قدر وزنی ہوں گی لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ أَکْبَرُ اور نیک اولاد جو کسی مسلمان کی مرجاوے اور وہ اُس پر ثواب کے لیے صبر کرے۔ روایت کیا اِس کو نسائی اور ابنِ حبان اور حاکم اور بزار اور احمد اور طبرانی نے۔

حدیث سی و پنجم: جن کلمات سے اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرتے ہو اُن میں سے یہ بھی ہیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ یہ عرش کے گرد گھومتے رہتے ہیں اور زنبور عسل کی طرح بولتے رہتے ہیں اور اپنے پڑھنے والے کی یاددہانی کرتے رہتے ہیں، کیا تم کو یہ امر مرغوب نہیں کہ کوئی تمہاری ہمیشہ یاددہانی کرنے والا بنا رہے۔ روایت کیا اِس کو ابنِ ماجہ اور حاکم نے۔

حدیث سی و ششم: اِن باقیات صالحات کی خوب کثرت کیا کرو اَللهُ أَكْبَرُ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔ روایت کیا اِس کو نسائی اور ابنِ حبان نے۔

حدیث سی و ہفتم: طریق نہم (منجملہ طرقِ مذکورہ بست گانہ تسبیح وتحمید) کی نسبت حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اِس طرح کرے اُس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں، اگرچہ سمندر کے کف کے برابر کیوں نہ ہو۔ روایت کیا اِس کو مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

اور طریق یازدہم اور پانزدہم کی نسبت بھی اسی طرح وارد ہے۔

فائدہ: حقوق العباد اور گناہِ کبیرہ اِس سے مستثنیٰ ہیں۔

حدیث سی و ہشتم: طریق دہم کی نسبت ارشاد فرمایا گیا ہے کہ: ان کا پڑھنے والا خسارے میں نہ رہے گا۔ روایت کیا اِس کو مسلم اور ترمذی اور نسائی نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

حدیث سی و نہم: طریق شانزدہم کی نسبت ارشاد ہے کہ جو شخص اس کو ہر نماز کے بعد پڑھے وہ ثواب کا پیمانہ پورا بھر کر لے۔ روایت کیا اِس کو ابویعلی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

حدیث چہلم: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ کے باب میں وارد ہوا ہے کہ یہ عبادت ہے خلق کی اور اسی سے مقرر کی جاتی ہیں اُن کی روزیاں۔ روایت کیا اِس کو بزار نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

اِن احادیث سے جو فضائل اِن کلمات کے ثابت ہوتے ہیں اُن کی اجمالی فہرست

ہمیشہ معمول بنانے کے قابل ہونا۔ کم از کم دس گنا ثواب ملنا۔ گناہوں کا معاف ہونا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کلمات کا محبوب اور افضل ہونا۔ فرشتوں کو یہ کلمات تعلیم دینا۔ حضرت نوح علیہ السلام کا اپنے بیٹے کو اس کی تعلیم دینا۔ اس سے جنت میں درخت لگ جانا۔ میزان میں ان کا نہایت وزنی ہونا۔ ان کا عرش میں معلق ہونا۔ اور وہاں حفاظتِ الٰہی میں رہنا۔ بڑے بڑے وظیفوں سے ان کا ثواب زیادہ ہونا۔ زمین و آسمان کے درمیان خلاء کا ثواب سے بھر جانا۔ رسولِ مقبول ﷺ کے نزدیک تمام عالم سے زیادہ اُن کا محبوب ہونا۔ آتشِ جہنم سے ان کا سپر بن جانا۔ اس سے صدقہ کا ثواب ملنا۔ ان کا باقیات صالحیات سے ہونا۔ ان کا خزائنِ بہشت سے ہونا۔ ان کا بجائے قرآن کے ہونا۔ خیر و برکت سے ہاتھ بھر جانا۔ اُن کے پڑھنے والے کے لیے فرشتوں کا استغفار کرنا۔ اس شخص کا عمل پہاڑ کے برابر ہو جانا۔ اس سے غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملنا۔ اور گھوڑے اور اُونٹنیاں خیرات کرنے کا ثواب ملنا۔ ان کا باری تعالیٰ میں پڑھنے والے کی سفارش کرتے رہنا۔ اس شخص کا خسارہ میں نہ ہونا۔ اس کو ثواب کا پورا پیمانہ ملنا۔ پہاڑ برابر سونا خرچ کرنے سے بھی زیادہ ثواب ملنا۔ خلائق کی عبادت و مایۂ رزق[1] ہونا وغیر ذٰلک۔

فائدہ: گھر بیٹھے بے محنت بلا مشقت چند کلمات کی بدولت ایسی بے بہا نعمتیں اور بے شمار فضیلتیں مل جانا کیا راغب خیر کی ترغیب کے لیے کافی نہیں؟ بے شک کافی وافی ہے۔

(۱) شاید یہ مطلب ہو کہ جس طرح حیوان کی حیات رزق و غذا سے ہے، عام مخلوق کا بقاء ذکر اللہ سے ہے؛ چناں چہ منقول ہے کہ جب کوئی زبان ذکر و تسبیح سے خاموش ہوتی ہے فوراً کاٹ دی جاتی ہے یا سوکھ جاتی ہے ۱۲ منہ

حصّہ اوّل خاتمہ کا اُن احوال کے بیان میں جہاں علاوہ طرق مذکورہ کے تسبیح وتحمید وغیرہ وارد ہوئی ہیں

حالت اوّل: جب کوئی دعا قبول ہو یا کسی مرض سے شفایاب ہو یا کسی سفر سے صحیح وسالم اپنے گھر آجاوے یوں کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِعِزَّتِهِ وَجَلَالِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔ روایت کیا اِس کو حاکم اور ابن السنی نے عمل الیوم واللیلہ میں۔

حالت دوم: صبح وشام ادائے شکر کے لیے یہ پڑھ لیا کرے: اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ۔ روایت کیا اِس کو ابوداؤد اور نسائی اور ابنِ حبان اور ابن السنی نے۔

حالت سوم: جب آفتاب طلوع ہو تو یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا۔ روایت کیا اِس کو مسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً۔

حالت چہارم: جب سونے لگے یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا۔ روایت کیا اِس کو مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے۔

حالت پنجم: جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو آنکھ کھلنے کے بعد کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ روایت کیا اِس کو بخاری اور مسلم اور نسائی نے۔

حالت ششم: جب سوکر اُٹھے یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔ روایت کیا اِس کو بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابنِ ابی شیبہ نے۔

حالت ہفتم: جب رات کو اتفاقاً آنکھ کھل جائے یہ پڑھے: لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ

لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَلَا إِلٰـهَ إِلَّااللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ۔روایت کیااِس کو بخاری اور اصحابِ سنن اربعہ نے۔

حالت ہشتم: جب بیت الخلاء سے نکلے یہ کہے:اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذٰى وَعَافَانِيْ۔روایت کیااِس کونسائی اور ابن السنی نے۔

حالت نہم: جب وضو سے فارغ ہو یہ پڑھے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ۔اس کی فضیلت میں آیا ہے کہ یہ ورق میں لکھ لیا جاتا ہے اور اس کو سربمہر کردیا جاتا ہے، پھر قیامت تک وہ مہر نہیں توڑی جاتی۔ مطلب یہ کہ بڑی حفاظت سے رہتا ہے۔روایت کیااِس کوطبرانی نے۔

حالت دہم: جب وتر کا سلام پھیرے تین بار یہ کہے اور تیسری بار میں آواز بلند کرے:سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔روایت کیااِس کونسائی اور ابوداؤد اور ابنِ ابی شیبہ اور دار قطنی نے۔

فائدہ: اِس حدیث سے مشروعیتِ ذکر جہر کی بھی ثابت ہوتی ہے جیسا معمول حضرت مشائخ چشتیہ رحمہم اللہ کا ہے۔

حالت یازدہم: جب کھانے پینے سے فارغ ہو یہ پڑھے:اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ أَشْبَعَنَا وَأَرْوَانَا وَأَنْعَمَ عَلَيْنَا وَأَفْضَلَ۔حدیث میں ہے کہ اِس سے اُس نعمت کا حق ادا ہوجاتا ہے۔روایت کیااِس کوحاکم نے۔

حالت دوازدہم: جس وقت کپڑا پہنے یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَاأُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ۔روایت کیااِس کوترمذی اور ابنِ ماجہ اور ابنِ ابی شیبہ اور حاکم نے۔

حالت سیزدہم: جب بچہ بولنے لگے اُس کو یہ سکھلاوے: ﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا﴿۱۱۱﴾۔ ابن السنی نے روایت کیا ہے کہ بنی عبدالمطلب میں سے جب کوئی بچہ بولنے لگتا تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو یہی آیت تعلیم فرماتے تھے۔

حالت چہاردہم: جب سواری پر بیٹھ جاوے یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ أَکْبَرُ اَللّٰهُ أَکْبَرُ اَللّٰهُ أَکْبَرُ لَاإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ سُبْحَانَكَ إِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ إِنَّہٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ۔ روایت کیا اِس کو ابوداوٗد اور ترمذی اور نسائی اور ابنِ حبان اور احمد اور حاکم نے۔

حالت پانزدہم: جب اُونچی جگہ چڑھنے لگے کہے: اَللّٰهُ أَکْبَرُ اور جب نشیب میں اُترنے لگے کہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ روایت کیا اِس کو بخاری اور نسائی اور ابوداوٗد نے۔

حالت شانزدہم: جب خانہ کعبہ میں داخل ہو اُس کے سب گوشوں میں کھڑا ہو کر کہے: اَللّٰهُ أَکْبَرُ۔ روایت کیا اِس کو بخاری اور ابوداوٗد نے۔

حالت ہفدہم: دفع پریشانی کے لیے یہ پڑھے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ روایت کیا اِس کو ابن السنی نے۔

حالت ہشتدہم: جب کڑک اور بجلی ہو یہ پڑھے: سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِيْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِکَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ۔ روایت کیا اِس کو امام مالکؒ نے موطا میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً۔

حالت نوزدہم: جب ہلال پر نظر پڑے کہے: اَللّٰهُ أَکْبَرُ۔ روایت کیا اِس کو دارمی نے۔

حالت بستم: جب سورج گہن ہو کہے: اَللّٰهُ أَکْبَرُ۔ روایت کیا اِس کو بخاری اور مسلم اور ابوداوٗد اور نسائی نے۔ اور اسی روایت میں اس سوقت دعاء صدقہ اور نماز پڑھنے کا بھی حکم آیا ہے۔

حالت بست ویکم: جب آئینہ میں چہرہ دیکھے یوں کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰی

خَلْقِيْ فَعَدَلَهٗ وَصَوَّرَ صُوْرَةَ وَجْهِيْ فَأَحْسَنَهَا وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔
روایت کیا اِس کو طبرانی نے اوسط میں اور ابن السنی نے۔

حالت بست ودوم: جب چھینک آوے یہ کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ روایت کیا اس کو بخاری اور ابوداوٗد اور نسائی نے۔

حالت بست وسوم: جب کوئی خوشی کی بات سنے کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ۔
روایت کیا اِس کو بخاری ومسلم نے۔

حالت بست وچہارم: جب کسی مجلس سے اُٹھنے لگے یہ پڑھے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّاأَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ۔ روایت کیا اِس کو ابوداوٗد اور ترمذی اور نسائی اور ابنِ حبان اور حاکم اور طبرانی اور ابنِ ابی شیبہ نے۔

حالت بست وپنجم: جب کسی مصیبت زدہ مبتلائے بلا کو دیکھے تو یوں کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّاابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، تو یہ شخص کبھی اُس بلا میں مبتلا نہ ہوگا۔ روایت کیا اِس کو ترمذی اور ابنِ ماجہ اور طبرانی نے اوسط میں۔

حالت بست وششم: جب کوئی دعا مانگنا ہو یہ آیت پڑھ کر دعا کرے، قبول ہوگی: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ روایت کیا اِس کو حاکم نے۔

حالت بست وہفتم: صبح وشام اوّل تین بار: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ کر ایک بار یہ آیتیں پڑھے، حدیثوں میں بڑی فضیلت آئی ہے:
﴿هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَالْعَزِيْزُ

الْحَكِيْمُ ﴿۲۳﴾۔ روایت کیا اِس کو ترمذی اور دارمی اور ابن السنی نے۔

حالت بست وہشتم: صبح وشام دس مرتبہ پڑھے: لَاإِلٰهَ إِلَّااللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ روایت کیا اِس کو نسائی اور ابنِ حبان اور احمد اور طبرانی اور ابن السنی نے۔

حالت بست ونہم: جب رات کو تہجد پڑھنے کے لیے اُٹھے یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدَكَ الْحَقُّ وَلِقَائُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ۔ روایت کیا اِس کو ابوعوانہ نے۔

حالت سی ام: وتر کی تین رکعت میں یہ سورتیں پڑھے: اوّل میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، دوسری میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، تیسری میں قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ۔ روایت کیا اِس کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور احمد اور ابنِ ماجہ وغیرہم نے۔

حالت سی ویکم: سفر میں آخر شب کے وقت یہ پڑھے: سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ وَنِعَمِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللهِ مِنَ النَّارِ۔ روایت کیا اِس کو مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے۔

حالت سی ودوم: جب سفر سے لوٹنے لگے یہ پڑھے: لَاإِلٰهَ إِلَّااللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ اور جب اپنی بستی کے قریب پہنچے کہے: آئِبُوْنَ آخر تک۔ روایت کیا اِس کو بخاری اور مسلم نے۔

حالت سی وسوم: جب کسی ظالم سے اندیشۂ مضرت ہو تین بار یہ پڑھے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيْعًا اَللّٰهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَاإِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فَلَانٍ وَّجُنُوْدِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاءُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَاإِلٰهَ غَيْرُكَ۔ روایت کیا اِس کو طبرانی اور ابنِ ابی شیبہ اور ابنِ مردویہ اور ابویعلی نے۔

حالت سی وچہارم: جب کوئی حاجت یا مہم پیش آوے اوّل اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نفل پڑھ کر بعد نماز اللہ تعالیٰ کی ثنا کرے اور درود شریف پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے: لَاإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَاتَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَاهَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَاحَاجَةَ هِيَ رِضًى لَكَ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ روایت کیا اِس کو ترمذی نے۔

حالت سی وپنجم: جب کوئی مزاج پوچھے یوں کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ إِلَيْكَ۔ روایت کیا اِس کو طبرانی نے۔

حالت سی وششم: جب کوئی امر موافق مراد کے دیکھے یہ کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، اور جو خلافِ مزاج کچھ دیکھے یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔ روایت کیا اِس کو ابنِ ماجہ اور حاکم اور ابن السنی نے۔

حالت سی وہفتم: جب بازار میں جاوے تو یہ پڑھے، اِس کے پڑھنے سے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس لاکھ گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس لاکھ درجے بڑھتے ہیں اور ایک گھر جنت میں تیار ہوتا ہے: لَاإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّايَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ روایت کیا اِس کو ترمذی اور ابنِ ماجہ اور احمد وغیرہم نے۔

حالت سی وہشتم: جو شخص حالتِ مرض میں یہ آیت چالیس مرتبہ پڑھے اگر مَرا تو شہید کے برابر ثواب ملے گا اور اگر اچھا ہو گیا تو تمام گناہ بخشے جاویں گے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ روایت کیا اِس کو حاکم نے۔

اور اگر مرض میں یہ دعا پڑھ لے اور پھر مر جاوے تو اُس کو دوزخ کی آگ نہ لگے گی: لَاإِلٰـهَ إِلَّااللهُ وَاللهُ أَكْبَـرُ لَاإِلٰـهَ إِلَّااللهُ وَحْـدَهُ لَاشَـرِيْكَ لَـهُ لَاإِلٰـهَ إِلَّااللهُ لَـهُ الْمُلْكُ وَلَـهُ الْحَمْدُ لَاإِلٰهَ إِلَّااللهُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّابِاللهِ۔ روایت کیا اِس کو ترمذی اور نسائی اور ابنِ ماجہ وغیرہم نے۔

حالت سی ونہم: جب کسی کا بچہ مر جاوے اور وہ کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتے ہیں کہ تم نے میرے بندہ کے بچہ کی جان قبض کر لی؟ وہ عرض کرتے ہیں جی ہاں! پھر فرماتے ہیں: تم نے میرے بندہ کے دل کا پھل لے لیا؟ وہ عرض کرتے ہیں جی ہاں! فرماتے ہیں پھر میرے بندہ نے کیا کہا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا اور اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ کہا۔ فرماتے ہیں کہ: میرے بندہ کے لیے ایک گھر جنت میں تیار کرو اور اُس کا نام "بیت الحمد" رکھو۔ روایت کیا اِس کو ترمذی اور ابنِ حبان اور ابن السنی نے۔

حالت چہلم: بستر پر لیٹنے کے وقت سورۂ فاتحہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھنے سے تمام آفات سے محفوظ رہتا ہے؛ البتہ اگر موت ہی کا وقت آ گیا ہو تو دوسری بات ہے۔ روایت کیا اِس کو بزار نے۔

حالت چہل ویکم: صلاۃ التسبیح کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے، حضور پُرنور ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اے عباس! اے چچا! کیا مَیں تم کو ایک بہت بڑا عطیہ نہ دوں؟ کیا تم کو بڑے فائدے کی چیز نہ دُوں؟ کیا تم کو ایک خوش گوار چیز نہ دوں؟

کیاتم کودس فائدے نہ پہنچاؤں؟ اگرتم وہ عمل کروتو اللہ تعالیٰ تمہارے تمام گناہ بخش دے، اگلے اور پچھلے، پُرانے اور نئے، جو بھول کر ہوئے اور جان کر کیے، چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ اور ظاہر، یہ دس ہوئے، وہ عمل یہ ہے کہ تم چار رکعت پڑھو، ہر رکعت میں الحمد اور کوئی سی سورت پڑھو اور جب قراءت سے فارغ ہوتو کھڑے کھڑے پندرہ بار یہ کہو: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاإِلٰهَ إِلَّااللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ۔ پھر رکوع میں جا کر دس بار پڑھو، پھر رکوع سے اُٹھ کر دس بار، پھر سجدہ میں دس بار، پھر بیٹھ کر دس بار، پھر دوسرے سجدہ میں دس بار، پھر اُٹھ کر کھڑے ہونے سے پہلے دس بار، یہ مل کر ایک رکعت میں پچھتّر بار ہوئے، اِسی طرح چاروں رکعتوں میں کرو، اگرتم سے ہوسکےتو ہر روز یہ نماز پڑھ لیا کرو، اگر ہر روز نہ ہوسکے تو ہفتہ میں ایک بار پڑھ لو، اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو مہینہ میں ایک بار، یہ بھی نہ ہوسکے تو سال میں ایک بار، یہ بھی نہ ہوسکے تو عمر بھر میں تو ایک بار ضرور پڑھ لو۔ روایت کیا اِس کو ابوداؤد اور ابنِ ماجہ اور حاکم اور ابنِ حبان نے۔

فائدہ: حرزِ ثمین میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ اِن رکعتوں میں یہ سورتیں پڑھے: اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ، وَالْعَصْرِ، قُلْ يَاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، قُلْ هُوَ اللهُ۔ اور ایک روایت یہ نقل کی ہے: اِذَا زُلْزِلَتْ، وَالْعٰدِيٰتِ، اِذَا جَآءَ، قُلْ هُوَ اللهُ۔ اور اسی میں یہ بھی ایک روایت کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اسکا اچھا وقت دن ڈھلنے کے بعد ہے نمازِ ظہر کے قبل۔ اھ

اطلاع:

جس قدر حدیثیں اِس رسالہ میں مذکور ہیں سب حصنِ حصین سے نقل کی گئی ہیں، جس کو زیادہ علم وعمل کا شوق ہو اصل کتاب یا اُس کے اُردو ترجمہ ظفر جلیل میں ملاحظہ فرماوے کہ اُس سے اور زیادہ تفصیل معلوم ہوسکتی ہے۔ فقط

دوسرا حصہ خاتمہ کا

ذکر کے بعض ضروری آداب وشرائطِ قبولیت میں

حرام غذا ولباس وکسب سے بچے، نیت خالص رکھے، یعنی نمائش وغیرہ مقصود نہ ہو، پاک صاف ہو، خود بھی، لباس اور مکان بھی، وضو کرے، قبلہ رُو بیٹھے، قلب اور جوارح میں حتی الامکان خشوع وخضوع پیدا کرے، اُمید غالب قبولیت کی رکھے اور یہی آداب دعا کے بھی ہیں مع شئ زائد، مثلاً: نامشروع مطلوب کے لیے دعا نہ کرے، ایک دعا کم از کم تین بار کرے، اگر ظاہراً قبول ہونے میں توقف ہو جاوے تنگ ہو کر دعا کرنا نہ چھوڑے وغیر ذٰلک۔

تسبیح رکھنا اور عقدِ اَنامل سے گِننا

چوں کہ رسالہ ہٰذا میں تسبیح وتحمید وتکبیر کے طریقوں میں بعض مخصوص اعداد بھی آئے ہیں اور اُن کے شمار کرنے کے دو طریقے معمول ہیں: تسبیح سے گننا اور اُنگلیوں سے شمار کرنا؛ اِس لیے دونوں طریقوں کا مسنون ہونا اور عقدِ انامل کی کیفیت بیان کرتے ہیں۔

جاننا چاہیے کہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابنِ حبان اور حاکم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے ایک بی بی کو دیکھا کہ اُن کے روبرو کچھ گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی تھیں، جن پر وہ تسبیح کر رہی تھیں۔ (الحدیث) اور ابوداؤد اور حاکم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے اور اُن کے سامنے چار ہزار گٹھلیاں جمع تھیں، جن سے وہ تسبیح کر رہی تھیں۔

صاحبِ مرقات وصاحبِ ردالمحتار نے کہا ہے کہ آپ نے دیکھ کر منع نہیں فرمایا، پس حدیثِ تقریری سے اس تسبیح متعارف کا جواز نکل آیا؛ کیوں کہ ان گٹھلیوں اور تسبیح متعارف

میں بجز منظوم ومنثور کے کوئی معتد بہ فرق نہیں۔سو یہ فرق ممانعت میں مؤثر نہیں ہوسکتا، پس جو شخص اس کو بدعت کہے اُس کا قول معتبر نہیں۔حضرات مشائخ نے اس کو تازیانۂ شیطان کہا ہے۔حضرت جنید رحمہ اللہ کے ہاتھ میں کسی نے تسبیح دیکھ کر پوچھا کہ منتہی ہوکر اس کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا کہ: جس کی بدولت ہم واصل الی اللہ ہوئے اُس کو کیسے چھوڑ دیں۔آھ

اور بزرگوں نے اس کا لقب مذکورہ بھی رکھا ہے کہ اُس کے ہاتھ میں ہونے سے ضرور کچھ نہ کچھ پڑھنے کا خیال آجاتا ہے۔اور عقدِ اَنامل کا مسنون ہونا حدیثِ قولی وفعلی سے ثابت ہوا ہے۔ترمذی نے حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے عورتوں سے فرمایا کہ تسبیح وتہلیل وتقدیس کو اختیار کرو اور انامل سے عقد کیا کرو، قیامت میں یہ اُنگلیاں پوچھی جائیں گی اور اُن سے کلام کرایا جاوے گا۔

ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عقد فرماتے تھے تسبیح کو۔ابنِ قدامہ راوی کہتے ہیں: یعنی اپنے داہنے ہاتھ سے۔اور ہر چند کہ لغۃً عقدِ انامل عام ہے، جیسا صاحبِ حرز نے کہا ہے کہ خواہ اُنگلیوں کو کھولے بند کرے، خواہ اُنگلیوں کو دباتا جاوے، خواہ انگوٹھا اُنگلیوں کے سروں پر رکھتا جاوے، آھ یعنی کسی طرح اُنگلیوں سے شمار کرے، اصل سنت ہر طرح حاصل ہے، کسی خاص طریق کی تعیین لازم نہیں؛ مگر تاہم احادیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ کے عہد میں عقدِ انامل کی کیفیت ضرور متعین تھی۔

اشارۂ تشہد ایک حدیث میں اِس عنوان سے بتلایا گیا ہے کہ ترپن (۵۳) کا عقد فرمایا، جس پر شافعیہ کا عمل ہے۔ایک روایت میں ایک سوراخ کی مقدار بتلانے کی نسبت یہ آیا ہے کہ نوّے (۹۰) کا عقد فرمایا۔اِس سے معلوم ہوا کہ اِس خاص طریق میں زیادہ فضیلت ہے اور یہ طریق اکثر صلحاء میں مشہور ہے۔ہر چند کہ بعض عشرات میں بہت تھوڑا سا اختلاف بھی ہے؛ مگر ادائے سنت میں سب پر عمل کرنا یکساں ہے۔

اِس مقام پر ایک طریق جس کو محقق غیاث الدین نے لکھا ہے بعینہٖ اُن کی فارسی کی عبارت ہم نقل کیے دیتے ہیں۔ اب عامل ذاکر کو اختیار ہے خواہ تسبیح رکھے کہ اس میں سہولت ہے یا عقدِ انامل کیا کرے کہ اس میں فضیلت زیادہ ہے، پھر خواہ اس طریق مندرجۂ ذیل کو اختیار کرے یا کوئی دوسرا طریق جو اپنے مشائخ سے پہونچا ہو اُس پر عمل کرے۔ اصل مقصود یہ ہے کہ غفلت کو دفع کرے جیسا عقدِ انامل کی حدیث کے آخر میں بطور خلاصۂ کلام کے ارشاد ہوا ہے کہ غافل مت بنو؛ ورنہ رحمت سے دُور کردیے جاؤ گے۔

وہ طریقہ یہ ہے: عقدِ انامل نوعی از اسباب شمار مسنون کہ باشکال بستن وکشادن انگشتانِ دست اسماء اعداد ملحوظ دارند و تفصیلش اینست کہ برائے واحد خنصر دست راست فرو باید گرفت وجہت دو بنصر را با خنصر ضم کردن و برائے سہ وسطیٰ را نیز چناں کہ در عدد اشیاء بین الناس معہود ومتعارف ست ولیکن دریں سہ عقد باید کہ رؤس انامل بسیار نزدیک باصول اصابع باشد و برائے چہار خنصر را رفع باید کرد و بنصر و وسطیٰ را معقود گزاشتن و برائے پنج بنصر را نیز رفع کردن وبجہت شش وسطیٰ را رفع کردہ فقط بنصر را فرو باید گرفت چنانچہ سر انملۂ آں بروسط کف باشد و برائے ہفت بنصر را ہم برداشتہ خنصر تنہا را عقد باید گرفت چناں کہ سر انگشت نیک مائل باشد بجانب نرمۂ دست یعنی قریب بمنتہائے کف بسوئے ساعد و برائے ہشت با بنصر ہماں باید کرد و برائے نہ با وسطیٰ نیز ہماں باید کرد کہ دریں عقود ثلاثۂ اخیر سرہائے انگشتاں بر طرف کف باشد تا بعقود ثلاثہ اوّل مشتبہ نگردد و برائے دہ سر ناخن سبابہ دست راست را باطن بر مفصل اوّل انملۂ ابہام یعنی نرمۂ انگشت باید نہاد وچنانکہ فرجۂ میانِ دو انگشت بحلقۂ مدور مشابہ باشد و برائے بست طرف عقد زیریں سبابہ کہ متصل وسطیٰ ست بر ناخن ابہام باید نہاد؛ چناں چہ پنداری انملۂ ابہام را در میان اُصول سبابہ و وسطیٰ گرفتہ اند؛ لیکن وسطیٰ را در دلالت عدد بست دخلی نباشد چہ اوضاع او برائے عقود احاد متغیر ومبدل گردد و اتصال ناخن ابہام بطرف عقد زیریں سبابہ بحال خود دلالت بر بست

کند برائے سی ابہام را قائم داشتہ سر انملۂ سبابہ برطرف ناخن او باید نہاد؛ چناں چہ وضع سبابہ با ابہام شبیہ باشد بصورت قوس ورودۂ آں وبرائے چہل باطن انملۂ ابہام برظہر عقد زیریں سبابہ باید نہاد چناں کہ میان ابہام وطرف کف ہیچ فرجہ نماند وبرائے پنجاہ سبّابہ را قائم داشتہ ابہام را تمام خم باید کرد و کف باید نہاد ومحاذی سبّابہ برائے شصت ابہام را خم دادہ باطن عقدہ دوم سبابہ را بر پشت ناخن ابہام باید نہاد وبرائے ہفتاد ابہام را قائم داشتہ باطن عقدۂ اوّل با دوم سبابہ بر پشت ناخن ابہام باید نہاد چنانکہ پشت ابہام تمام مکشوف باشد وبرائے ہشتاد ابہام را منتصب گزاشتہ طرف انملۂ سبّابہ را بر پشت مفصل انملۂ اولیٰ باید نہاد وبرائے نود سرِ ناخن سبابہ را بد باطن مفصّل عقدۂ دوم ابہام باید نہاد۔ وباید دانست کہ انچہ در دست راست دلالت بر عقدے از عقود احاد کند از یکے تا نہ در دست چپ دلالت بر ہماں عقدے از عقود الوف کند از یک ہزار تا نہ ہزار وہمچنیں آنچہ در راست دلالت بر عقدے از عقود دہ گانہ عشرات کند از دہ تا نود در دست چپ دلالت بر ہماں عقدے از عقود مأت کند از یک صد تا نہ صد بدانکہ بصابع ہر دو دست بداں صور ہیزدہ گانہ مذکورۃ الصدر از یکے تا نہ ہزار ونہ صد ونود ونہ ضبط تواں کرد وبرائے عقد دہ ہزار طرف انملۂ ابہام را متصل باید ساخت بطرف تمام انملۂ سبّابہ چنانکہ سر ناخن ابہام را برابر باشد وطرفش بطرفِ او۔

الحمدللہ کہ یومِ عرفہ ۱۳۱۷ھ کو تحریر ہٰذا سے فراغت ہوئی۔ سبحان اللہ، کیا قدرت ہے کہ مجھ جیسے نا کارہ کے ہاتھوں یہ عبادت ہوئی۔ اللہ اکبر۔

کوئی شک نہیں کہ یہ محض اُن کی رحمت ہے۔ فقط

❑❖❑

صاحب حل القرآن مفتاح مثنوی جامع فضائل علمیہ وعملیہ

مولوی حبیب احمد علوی کیرانوی

محقق معتمد ومعاون خصوصی

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

حسب ایماء

رہنمائے حق حضرت مولانا مفتی عبد القدوس خبیب رومی مدظلہ

صدر مفتی مدرسہ عربیہ مظاہر علوم سہارنپور ومفتی شہر آگرہ

جمع وترتیب

سید حذیفہ نجم تھانوی

مرکز معارف حکیم الامت کی

چند اہم مطبوعات

التنویر فی اسقاط التدبیر	موت العالم
النخب من الخطب	مفاسدِ چندہ
اَورادِ رحمانی اذکارِ سبحانی	التقصیر فی التفسیر
اَرواحِ ثلاثہ	بیاضِ اشرفی
الانتباہات المفیدہ	تربیت السالک
اصلاح الخیال	تقریر ترمذی شریف (حکیم الامتؒ)
پردہ کے شرعی احکام	تذکرہ جامع المجددین
اسلام اور ترقی	تذکرۃ الحبیبؐ
ارشاد الہائم فی حقوق البہائم	تسہیل قصد السبیل
آداب المعاشرت	تذکرہ مولانا حبیب احمد کیرانویؒ
اخبار الزلزلہ	تلخیصاتِ عشر
مأۃ دروس (سو سبق)	تحفۃ الشیوخ
میرے اکابر	تذکرہ حضرت مولانا ظہور الحسن کسولویؒ
محفلِ ارشاد	تسہیل بیان القرآن

تعلیم الدین	ذکرِ محمودؒ
تنویرالسراج فی لیلۃ المعراج	زادالسعید
تقلیدواجتہاد	سال بھر کے مسنون اعمال
جدید دلکش واقعات	سلوکِ کامل
حکیم الامتؒ کیا تھے	صفائیِ معاملات
حقوق العلم	علاج القحط والوباء
حقوق الاسلام	فوائدالصحبۃ
حیات المسلمین	فضائلِ استغفار
معارف حکیم الامتؒ	کثرۃ الازواج لصاحب المعراج
حکیم الامتؒ نقوش وتاثرات	کراماتِ صحابہؓ
خوانِ خلیل	کمالاتِ امدادیہ
دعوۃ الداعی	کمالاتِ اشرفیہ
معارف الاکابر	کشکولِ مجذوبؒ مکمل

❑❖❑

HAKEEMUL UMMAT ACADEMY
Moh. Ghair, Thana Bhawan-247777, Distt. Shamli, U.P.
Mobile: 9568780000 - 9675780000
Email: hakeemulummatacademy@gmail.com



مرکز معارف حکیم الامت
کا قیام

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کی مرمت اور تجدید و توسیع کرانے کے بعد اس کو فی الحال حضرت تھانویؒ کے علوم و معارف کے مرکز کی حیثیت دی جارہی ہے۔ مرکز معارف حکیم الامت کے مستقل قیام کے لئے حضرت تھانویؒ کے وقف کردہ تکیہ (باغ اشرف) سے متصل وسیع اراضی پر مرکز کی تعمیر کا ارادہ ہے جس میں حضرت تھانویؒ کی گراں قدر تصنیفات و تالیفات کو لائبریری کی شکل میں محفوظ کیا جائے گا، حضرت سے متعلق عربی، انگریزی، اردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں ہونے والے کاموں کو اکٹھا کئے جانے کا بھی عزم ہے۔ اس کے علاوہ یہاں حضرت حکیم الامت کی شخصیت پر کام کرنے والوں کے لئے قیام وطعام کی سہولتیں بھی فراہم ہوں گی۔

بفضلہ تعالیٰ نشر و اشاعت کا سلسلہ فی الحال حضرت کے مکان سے شروع کر دیا گیا ہے۔ سہ ماہی فیضان حکیم الامت کے علاوہ اب تک کئی کتب طبع ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرکز کے جملہ تعلیمی و تعمیری منصوبوں کی عافیت و سہولت سے تکمیل فرمائے اور اس نشر و اشاعت کے سلسلہ کو امت کے لئے نفع بخش بنائے۔ آمین

والسلام

Syed Huzaifa Najam Thanwi

HAKEEMUL UMMAT ACADEMY
Moh. Ghair, Thana Bhawan- 247777, Distt. Shamli, U.P.
Mobile: 9568780000 | 9675780000
email: hakeemulummatacademy@gmail.com

مولانا تھانوی فاؤنڈیشن